

غزالی

گائیڈ اے۔ون

تاریخ گرید - 8

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	برطانوی حکومت کا استحکام	448
2	سرسید احمد خاں اور تحریک علی گڑھ	453
3	برطانوی ہندوستان میں سیاسی بیداری	459
4	سیاسی مصالحت کے لیے کوششیں	466
5	قیام پاکستان کے لیے جدوجہد	472

تعلیمی کیلینڈر تاریخ گرید 8

مارچ / اپریل	مشی رجروں	اگسٹ / ستمبر	اکتوبر
باب: 1 برطانوی حکومت کا استحکام بیکٹ بک صفحہ 6 ۱ ۲	باب: 1 برطانوی حکومت کا استحکام بیکٹ بک صفحہ 12 ۷ ۱۸	باب: 2 سرسید احمد خاں اور تحریک علی گڑھ بیکٹ بک صفحہ 13 ۱۹ ۲۳	باب: 2 باب: 2
نمبر	ذکر	جنوری	فروری
باب: 3 برطانوی ہندوستان میں سیاسی بیداری بیکٹ بک صفحہ 36 ۲۴	باب: 4 سیاسی مصالحت کے لیے کوششیں بیکٹ بک صفحہ 52 ۳۷ ۵۳	باب: 5 قیام پاکستان کے لیے جدوجہد بیکٹ بک صفحہ 68 ۵۳	امتحان اعادہ

vii. کس فغمیت نے اگر یہ حکومت کو تجویز دی کہ صیر کے قانون ساز اداروں میں مقامی لوگوں کو شاہل کیا جائے؟
جواب: سریساً احمد خاں نے تجویز دی۔

viii. اگر یہ حکومت سے پہلے بر صیر کی کون سی سرکاری زبان تھی؟
جواب: اگر یہ حکومت سے پہلے بر صیر کی سرکاری زبان فارسی تھی۔
ix. درست بیان کے سامنے (v) اور فلسطین کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

x. قانون حکومت ہند 1919ء کے تحت گورنر جنرل کی اتفاق کو نسل 6 ممبران پر مشتمل تھی۔

xi. مسلمانوں نے بر صیر پاک و ہند پر ایک ہزار سال سے زیاد حکومت کی۔ ✓

xii. جنگ آزادی 1847ء میں لڑی گئی۔ ✗

xiii. لارڈ میکالے نے بر صیر پاک و ہند کی سرکاری زبان فارسی کی بجائے سنکریت کو فرار دیا۔ ✗

xiv. اگر یہ لوگوں نے بر صیر میں نوآبادیاتی معاشی پالیسی کو جاری کیا۔ ✓

xv. خالی جگہ پر کریں۔

xvi. چارلس ووڈ نے 1854ء میں اپنا ایک تعلیمی منسوبہ پیش کیا ہے۔

xvii. قانون حکومت ہند 1919ء میں کصموں کو جدا گانہ انتخابات کا حق دیا گیا۔

xviii. عس شہنشاہ نور الدین محمد چاہیئر نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو بہتی مراعات دیں۔

xix. قانون حکومت ہند 1919ء کی رو سے مرکزی مجلس قانون ماز دوایوانوں پر مشتمل تھی۔

xx. 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اگر یہ پورے بر صیر کے حکمران ہن گے۔

xxi. کالم الف کو کالم ب سے ملا کر درست جواب کا لمحہ میں لکھیں۔

کالم (ج)	کالم (ب)	کالم (الف)
منٹو، بارے اصلاحات	بر صیر کے پہلے و اسرائے	قانون مجلس ہند 1909ء
ماتھیگو، جیس فورڈ اصلاحات	1600	قانون حکومت ہند 1919ء
بر صیر کے پہلے و اسرائے	لارڈ کیتک	

باب نمبر 1: برطانوی حکومت کا استحکام

مشقی سوالات کا حل

1. چار جواہات میں سے درست جواب پر کا نشان لگائیں۔

2. آخری مغل بادشاہ کا نام تھا:

(الف) اورنگ زیب (ب) شاہ جہاں (ج) بہادر شاہ ظفر (د) محمد شاہ

ii. ”اس بیب بعاست ہند“ نام کا رسالہ کس نے لکھا؟

(الف) سید امیر علی (ب) سریساً احمد خاں

(ج) مولانا ناظر علی خاں (د) شبی نعمانی

iii. 1858ء میں واسراء لارڈ کیتک نے کس شہر میں برطانوی

ملکہ و کشوریہ کا اعلان پڑھ کر سنایا؟

(الف) دہلی (ب) ال آباد (ج) کراچی (د) گلکتہ

iv. ماتھیگو، جیس فورڈ اصلاحات کا اعلان کس نے میں کیا گیا؟

(الف) 1861ء (ب) 1882ء (ج) 1909ء (د) 1919ء

v. قانون مجلس ہند 1909ء میں گورنر جنرل کی انتظامی کوںل کے

مبران کی تعداد تھی:

(الف) 3 (ب) 5 (ج) 8 (د) 10

2. درج ذیل سوالات کے خفہر جواہات لکھیں۔

i. ایسٹ انڈیا کمپنی کب قائم ہوئی؟

جواب: ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم ہوئی۔

ii. ہندو معاشرے میں ذات پات کے نظام کے تحت کتنی ذاتی

تحیں؟ نام لکھیں۔

جواب: ہندو معاشرے میں ذات پات کے نظام کے تحت چار ذاتی

تحیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1. برہمن 2. کھشتري 3. دیش 4. شودر

iii. جدا گانہ انتخاب کے کہتے ہیں؟

جواب: مذہب کی بنیاد پر نمائندوں کے انتخاب کو جدا گانہ انتخاب کہتے ہیں۔ جس کے تحت مسلمان، ہندو، سکھ اور سچی اپنے نمائندے منتخب کرتے تھے۔

بعد اگر بڑے بر صیر کے حکمران بن گئے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کا خالص اور بر طابوی حکومت کا قیام: جبکہ آزادی کے بعد 1858ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ختم ہو گئی اور بر صیر پر بر طابوی کی حکومت قائم ہو گئی۔ اس طرح ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہن بر طابوی کو اقتدار کی متعلقی ہو گئی۔ بر طابوی نے بر صیر پر قرباً 90 سال حکومت کی۔ بر صیر پر ایک اگر بڑے اسرائے مقرر کیا جاتا تھا، جس کے پاس تمام اختیارات ہوتے تھے۔

1858ء میں ایک قانون بنایا گیا، جس کے تحت لارڈ کینگ بر صیر کا پہلا اسرائے بنتا۔ اس نے الہ آباد میں ایک شاہی دربار منعقد کیا، جس میں بر طابوی ملکہ و کشوریہ کا اعلان پڑھ کرنا تھا۔ اس اعلان کے اہم نکات ذیل میں دیے گئے ہیں: 1۔ تمام لوگوں کو معاف کر دیا جائے گا سوائے ان کے جنسوں نے جنک میں اگر بڑے ہوئے تو 2۔ آئندہ تو اینیں بناتے وقت بر صیر کے لوگوں کی نہیں وسماںی رسومات اور روایات کا پورا اختیال رکھا جائے گا۔ کسی شخص کے ساتھ محض ریگ، نسل، نہب اور قومیت کی بنابر امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

3۔ قابلیت، تعلیم اور کردار کی بنابر سرکاری ملازمت دی جائے گی۔ 4۔ حکومت کسی شخص کی آبائی و راثت میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اگر حکومت کے زرعی و اجنبات کی ادا-اگلی کی جائے گی تو حکومت اس جائیداد کی مکمل حفاظت کرے گی۔

5۔ حکومت کسی بھی فرد کے نہایی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔

6۔ آئندہ کسی دیسی ریاست کو بر طابوی مقبوضات میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے دیسی ریاستوں کے حکمرانوں کے ساتھ کیے گئے تمام معاهدہوں کا احترام کیا جائے گا، ان پر ایمانداری سے عمل کیا جائے گا اور امید ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

11۔ بر صیر کے لوگوں کی مشمولیت کے حوالے سے قانون مجلس ہند 1861ء کا مجزیہ کریں۔

جواب: قانون مجلس ہند 1861ء: 1. 1861ء کے قانون مجلس ہند کے تحت بننے والی قانون ساز کونسلوں میں پہلی مرتبہ اسرائے (گورنر جنرل) نے بر صیر کے مقامی لوگوں کو قانون سازی کے عمل شامل کیا۔ اس طرح غالباً پر اختیارات کی متعلقی کا عمل شروع ہوا۔

2. بھی اور مدرس کی صوبائی حکومتوں کو محدود پہنچنے پر قانون سازی کی اجازت دی گئی۔ اسرائے کی منظوری سے صوبائی مجلس قانون ساز

لہذا میں جزء ہست اٹھیا کمپنی کا قیام	منور، مارے اما لات	1887ء
ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام	اما لات	1600ء

8۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔
ا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام: بر صیر پاک و ہند میں اگر بڑے ہوئے تو آمد سے پہلے عرب تا جریہاں تجارت کے لیے آتے جاتے رہتے تھے اور اپنا تجارتی سامان بیچ کر یہاں سے مقامی اشیاء خرید کر واپس جاتے تھے۔ اس تجارت میں ان کو کافی لفظ ہوتا تھا۔ عرب تا جریہ بر صیر کا سامان تجارت کی غرض سے یورپ بھی لے جاتے تھے۔ اس طرح ان کے نعلقات یورپ کے ساتھ بھی اچھے اور خوشگوار ہو گئے تھے۔ یورپی ہنرودوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی بر صیر کا تجارتی مال اپنے طور پر بخیں۔ سب سے پہلے پرنسپلی تا جردوں نے یہاں کارخ کیا اور تجارت میں خوب منافع کیا۔ اس کے بعد اگر بڑے ہوں اور فرانسیسی ہنردوں نے بھی تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یورپ سے آنے والی اوقام میں اگر بڑے بر صیر کی تجارت میں آگے نکل گئے اور تجارت کے لیے آنے والی دوسری اوقام کو انہوں نے پیچھے چھوڑ دیا۔ 1600ء میں بر طابوی ملکہ الز بنت سے قانونی اجازت نام حاصل کر کے اگر بڑے ہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد رکھی جن کا اصل مقصد بر صیر سے تجارت کرنا تھا گمراحتی اور لعیسی زوال کے باعث انہوں نے رفتہ رفتہ بر صیر پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی اور مغلیہ دور حکومت: مغل شہنشاہ نور الدین محمد چاگیر نے کمپنی کو بہت سی مراجعتیں اور بہت سارے تجارتی ملکیں بھی معاف کر دیے جس سے اگر بڑے بہت خوش ہوئے۔ ان کو اب تجارت میں زیادہ فائدہ نظر آنے لگا اور انہوں نے تجارتی کوٹھیاں بھی قائم کر لیں۔ جب شاہ جہاں کا دور حکومت شروع ہوا تو اگر بڑے ہوں نے کوشش کر کے مزید تجارتی مراجعت حاصل کر لیں اور یہیں میں مزید چھوٹے لی اور تجارتی مال پر ڈیوٹی کی شرح بھی کم کرالی۔ بر صیر میں مغلوں کی حکومت رفتہ رفتہ بہت کمزور ہوئی گئی کیونکہ اور گزیب کے بعد آنے والے بادشاہ کمزور تھے۔ ان کا سلطنت پر کنٹرول نہ تھا اور انتظامی ذمہ داریاں بھی اچھی طرح سر انجام نہ دے سکے۔ اس طرح ملک میں اندروںی خلافشار شروع ہو گیا۔ اگر بڑے ہوں نے ان سیاسی حالات کا پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر بہت کمزور ثابت ہوا اور وہ اگر بڑے ہوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اس طرح 1857ء کی جنگ آزادی کے

گئے اور وہاں تربیت یافتہ عملہ تعینات کیا گیا۔ 1887ء میں لاہور میں جزل پوست آفس (GPO) قائم کیا گیا۔ اس نظام کی کامیابی کے لئے مختلف حکوموں کے درمیان رابطہ بڑھائے گئے۔ انگریز حکومت نے ڈاک کے نظام کے علاوہ ٹلی گرام کے نظام کو بھی بہتر کیا۔ انگریز حکومت نے موصلات کا نظام اگرچہ اپنے مقاصد کے لیے بنایا تھا لیکن اسے برصغیر کے لوگوں کو بھی فائدہ ہوا۔ عوام کے ایک دوسرے سے رابطہ بڑھے۔ ملک میں تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ انگریزوں کے ڈاک اور ٹلی کام کے نظام نے برصغیر کے لوگوں پر مشتمل اشتراطات مرتب کیے۔

ریلوے اور سڑکیں: ذرائع موصلات کی بھی ملک کی معماشی ترقی اور استحکام کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں۔ انگریز دور میں ریلوے اس وقت تھے جو ان ذرائع موصلات تھا۔ چنانچہ پورے برصغیر میں جہاں مکن ہوا ریلوے لائنوں کا جال بچھایا گیا۔ اہم قصبوں اور شہروں میں ریلوے لائن قائم کی گئے۔ شہریوں کی سہولت کے لیے ریلوے لائن کراسنگ پر چاک لائے گئے۔ انگریزوں نے گاڑیوں کے آنے اور جانے کے اوقات کو کم کیا۔ ریلوے کے تکمیل نظام کو بہتر کیا۔ ان اقدامات سے عوام کا ریلوے پر اعتماد بڑھا اور وہ ریلوے کے سفر کو محفوظ سمجھ کر ترجیح دینے لگے۔

سفر کو آسان بنانے کے لئے انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں برمنگھم کے طول و عرض میں نئی سڑکیں بنائیں اور پہلے سے موجود مزروعوں کے معیار کو بہتر بنایا۔ جہاں کہیں سڑک کے راستے میں نہیں پار دیا آتے تھے، وہاں پل تعمیر کیے۔ مسافروں کی سہولت کے لیے بس شینڈن بنائے گئے۔ سفر کو محفوظ بنانے کے لیے انگریزوں نے اپنے مقامی انتظامی علیٰ کو خصوصی تربیت دی۔ انگریزوں کے اقدامات سے مہینوں کا سفر لوگوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہونے لگے۔ بعض موڑھین کا خیال ہے کہ انگریزوں نے یہ تمام اقدامات اپنی سہولت کے لیے کی، مگر بھی بھی برصغیر کے عوام کو بہت فائدہ ہوا۔

v. انگریزوں نے اپنے دور میں معاشرے کی اصلاح کے لیے کامیابی معاشرتی تبدیلیاں کیں؟

جواب: انگریزوں دور حکومت میں برصغیر پاک و ہند میں معاشرتی اصلاحات: انگریز حکومت کی طرف سے معاشرے کی اصلاح کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے جو درج ذیل ہیں:

1. ذات پات کا نظام: اس وقت ہند و معاشرے میں ذات پات کا نظام رائج تھا۔ برہمن، کھشتیری، ولیش اور شور چار ذاتیں تھیں۔ ان ذاتوں کے ذمے مختلف کام لگائے گئے تھے۔ برہمن سب سے اپنی ذات تھی اور شور میں ڈاک کے مچکے کو جدید طرز پر بنایا گیا کیونکہ انگریزوں کو اپنے احکامات برصغیر کے دور دراز کے علاقوں تک پہنچانے کے لیے اس مچکے کی بہت ضرورت تھی۔ نئے ڈاک خانے بنائے

کے پاس کردہ بل منظور ہوتے تھے۔ اگر صوبائی قانون ساز کونسل کا کوئی ممبر کسی طبقے کی نہ ہی رسم یا خارجہ معاملات سے متعلق کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا تو اسے صدر قانون ساز کونسل سے پیشگی اجازت لینا پڑتی تھی۔

3. دائرے کے پاس اختیار تھا کہ وہ اپنی قانون ساز کونسل میں کم سے کم 6 اور زیادہ سے زیادہ 12 ممبران نامزد کرے۔ ان میں نصف غیر سرکاری ممبران تھے۔

III. انگریزوں کی نوآبادیاتی معاشری پالیسی کا حال بیان کریں۔

جواب: انگریزوں کی نوآبادیاتی معاشری پالیسی: انگریزوں نے برصغیر میں اپنی معاشری پالیسی کے لیے درج ذیل اقدامات کیے:

1. انگریزوں نے برصغیر میں ٹیکسٹوں کا نیا نظام متعارف کرایا، پیائش اور اوزان کا نیا نظام بنایا اور نئی کرنی متعارف کرائی۔ 2. ریلوے اور سڑکوں کا ایک اچھا نظام قائم کیا۔ نہری نظام کو ترقی دی اور نہروں پر پل بنائے۔ 3. جاسیدا کی ملکیت کا قانون متعارف کرایا، آزاد تجارت کی حوصلہ افزائی کی اور کپڑے پر درآمدی ڈیوٹی کم کی۔

4. انگریزوں نے سرکاری ملازمت کا نظام بہتر کیا۔

انگریزوں نے برصغیر میں نوآبادیاتی معاشری پالیسی کو جاری کیا۔ انھوں نے اپنی معاشری پالیسی بنائی جس کے تحت برصغیر برطانوی صنعت کے لیے خام مال حاصل کرنے کی منڈی بن گیا۔ یہاں سے کپاس سے داموں حاصل کی جاتی اور برطانیہ کے شہر برمنگھم کے کارخانوں کو مال میکنے داموں بیچا جاتا تھا۔ بجا طور پر برصغیر کی خوشحالی برطانیہ بھی جا رہی تھی اور اس کے پر لے میں غربت نشیم کی جا رہی تھی۔ ملک میں بے روزگاری کا دور دورہ تھا کیونکہ یہاں کی متناہی صنعت تباہ کر دی گئی تھی۔ انگریز حکومت نے عوامی مسائل حل کرنے کی بجائے سخت قوانین نافذ کر کے عوامی رائے کو دبانے کی کوشش کی تو عوام کا رد عمل شدید ہو گیا۔ ”کالے اور گورے“ کے درمیان امتیاز پر اب برطانوی پارلیمنٹ میں بھی تقيید ہوتی تھی۔ انگلستان کی لبرل پارٹی نے اس فرقہ کو کم کرنے کے لیے کچھ فضا ہمارا کی۔

vii. ذرائع موصلات کی بہتری کے لیے انگریز حکومت نے کون سے اقدامات کیے؟ وضاحت کریں۔

جواب: انگریز دور حکومت میں موصلاتی نظام کی ترقی: انگریزوں نے اپنی حکومت کے قیام کے بعد ذرائع موصلات پر خاصی توجہ دی۔ اس سلسلے نے انھوں نے درج ذیل اقدامات کیے:

ڈاک اور ٹلی کام: انگریزوں میں ڈاک کے مچکے کو جدید طرز پر بنایا گیا کیونکہ انگریزوں کو اپنے احکامات برصغیر کے دور دراز کے علاقوں تک پہنچانے کے لیے اس مچکے کی بہت ضرورت تھی۔ نئے ڈاک خانے بنائے

2. گورنر جنرل (وائرائے) کی انتظامی کو 6 ممبر ان پر مشتمل تھی جس میں 3 ہندوستانی شاہی تھے۔
3. قانون حکومت ہند 1919ء کے تحت صوبائی لوگیت کے امور مثلاً بلدیات، محکمہ، تعلیم اور پولیس وغیرہ مسوبوں کے حوالے کے گئے۔
4. اسی قانون میں سکھوں کو جدا گانہ انتخابات کا حق دیا گیا۔

سرگرمیاں

☆ بیانیہ پاک و ہند میں اگر زنوں کی اصلاحات پر تقریبی مقابلہ کرائیں اور ہبہ ماسٹر اہمیت مشریع اول، دوم اور سوم آنے والے طالبہ میں العامت لفظیں کریں۔ یہ کام بزم ادب والے دون کیا جائے گا۔

جواب: عملی کام
☆ طبلہ مختلف گروپ، ہنا کراپنے پنجپر کی گرفتاری میں چارٹ تیار کریں، تمام گروپوں کو بر طالوی ملکہ و کشوریہ کے اعلان، ووڈ اور میکالے کے قلمی مراسلات کے اہم نکات پر کام کرایا جائے۔

جواب: عملی کام

معروفی و انتسابی سوالات (بمطابق اجتماعی طریقہ کار رجیکی ایگرامینیش کیش)

کشہ الاتخابی سوالات

1. کس سن میں ایسٹ ایڈیا کمپنی کی بنیاد رکھی گئی؟
 (a) 1600ء میں (b) 1700ء میں (c) 1500ء میں (d) 1800ء میں
2. بمطابق ایگرامینیش کیش کی تربیا:
- (a) 80 سال (b) 90 سال (c) 70 سال (d) 60 سال
3. ملکہ بر طالویہ کشوریہ پیدا ہوئی:
- (a) 1193ء میں (b) 1918ء میں (c) 1819ء میں (d) 1189ء میں
4. کس کے دور حکومت میں ایک قانون کے تحت شادی کے لیے لڑکی کی ہر 14 سال اور بڑو کے کی ہر 15 سال مقرر کی گئی؟
 (a) ہندوؤں کے دور حکومت میں (b) عیسائی دور حکومت میں
 (c) سکھوں کے دور حکومت میں (d) اگریز دور حکومت میں
5. کس ایکٹ میں وائرائے کے پاس انتشار تعاکدہ اپنی قانون ساز کو کل میں کم سے کم 6 اور بڑو سے زیادہ 12 ممبر ان نا مدد کرے؟
 (a) قانون مجلس ہند 1861ء (b) قانون مجلس ہند 1892ء
 (c) قانون مجلس ہند 1909ء (d) قانون حکومت ہند 1919ء

بس سے ذات پات کے نظام کی حوصلہ ٹھنی ہوئی اور سرداری نظام کو زبردست دھکا لگا۔ عورتوں کی تعلیم سے بھی معاشرتی تبدیلی آئی۔

2. سی کی رسم پر پابندی: ہندو معاشرہ میں عورت کی حیثیت بہت معقول رہی ہے۔ ہندو عقیدے کے مطابق شہر کے مرلنے پر یہہ عورت کا شہر کی چتا میں جل کر منا "سی" کہلاتا ہے۔

1829ء میں لارڈ لیم پینچ نے بھاول میں سی کی رسم پر پابندی لگادی۔ اگریز حکومت نے یہہ عورت کو دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت دی مگر کچھ ریاستوں میں شافتی اور نہ بھی رسم کے طور پر سی کی رسم پھر بھی جاری رہی۔ نیمودلر پچوں کو مارنے یا زندہ دفن کرنے پر بھی پابندی عائد کردی گئی۔

3. کم عمری میں شادی: اگریزی دور حکومت میں ہندو معاشرے میں خواتین کی شادی کم عمر میں ہو جاتی تھی۔ لڑکیوں کی کم عمری میں شادی کا ایک برا سبب انسانی بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ اگریز دور حکومت میں ایک قانون کے تحت شادی کے لیے لڑکی کی عمر 14 سال اور لڑکے کی عمر 15 سال مقرر کردی گئی۔

4. شادی پر رقم کی ادائیگی: زمانہ قدیم سے ہندوؤں نے شادی کے موقع پر ایک نقد ادائیگی کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ یہ رقم دہن کے خاندان کی طرف سے دو لہا کے خاندان کو دی جاتی تھی۔ اس سے وہ خاندان پریشان رہتے تھے، جن کے ہاں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی تھیں۔ اس رسم سے ہندو معاشرے میں بے جتنی، لڑکی جھگڑے اور کئی دوسرے مسائل نے جنم لیا۔ اس رسم کی وجہ سے کئی ہندو لڑکیوں کی شادی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ ایک غیر انسانی رسم تھی، جس کو اگریز حکومت نے ختم کر دیا۔

5. قانون حکومت ہند 1919ء کی رو سے مرکزی مجلس قانون ساز ہو گئی۔

جواب: قانون حکومت ہند 1919ء: 1. قانون حکومت ہند 1919ء کی رو سے مرکزی مجلس قانون ساز دو ایوانوں پر مشتمل تھی۔ ایوان بالا کو "کونسل آف سٹیٹ" اور ایوان زیریں کو "قانون ساز کونسل" کا نام دیا گیا۔ کونسل آف سٹیٹ کے زیادہ سے زیادہ 60 ممبر تھے جن میں سے 33 کا انتخاب اور بقیہ کی نامزدگی کی جاتی تھی۔ قانون ساز کونسل 145 ممبر ان پر مشتمل تھی جن میں 104 کا انتخاب ہوتا تھا، بقیہ 41 ممبر نامزد ہوتے تھے۔

عملہ تعینات کیا گیا۔ 1887ء میں لاہور میں جزل پوسٹ اسٹ اس (GPO) کیا۔ اس نظام کی کامیابی کے لیے مختلف تجسسوں کے درمیان رابطہ بنا گئے۔ اگریز حکومت نے ڈاک کے نظام کے علاوہ ٹلی کام کے نظام کو بھی پھر کیا۔ اگریز حکومت نے موامدات کا نظام اگرچہ اپنے مقاصد کے لیے ہذا تھا، لیکن اسے بر صیر کے لوگوں کو بھی فائدہ ہوا۔ ہوا۔ ہوا۔ اگریز دوں کے ڈاک اور ٹلی کام کے نظام نے بونج کے تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ اگریز دوں کے ڈاک اور ٹلی کام کے نظام نے بونج کے لوگوں پر فہرست اثرات مرتب کیے۔

(b) اگریز دوں کے دور حکومت میں ریلوے اور ٹرکل کے اس سمتی کی وجہ
قدامات کا جائزہ لیں۔

جواب: ریلوے اور سڑکیں: ذرائع موامدات کی بھی ملک کی معاشی ترقی کو استحکام کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں۔ اگریز دور میں ریلوے اس وقت تجزیہ کے ذریعے موامدات تھا۔ چنانچہ پورے بر صیر میں جہاں تکن ہمارے لائنز کا جال بچھا یا گیا۔ اہم قصوبوں اور شہروں میں ریلوے اسٹشن قائم کیے گئے۔ شہروں کی سہولت کے لیے ریلوے لائن کرائیک پر چاہیک نکالے گئے۔ اگریز دوں نے گازیوں کے آنے اور جانے کے اوقات کو منظم کیا۔ ریلوے کے نئی نئی نظام کو پختہ کیا۔ کیا۔ ان قدامات سے ہوا کار ریلوے پر اعتماد بڑھا اور دو ریلوے کے سڑک کوڈوں کو کرتrezجی دینے لگے۔ سفر کو آسان بنانے کے لیے اگریز دوں نے اپنے دور حکومت میں بر صیر کے طول و عرض میں نئی سڑکیں بنائیں اور پہلے سے موجود بریکوں کے معیار کو بہتر بنایا۔ جہاں کہیں سڑک کے راستے میں نہیں پایا آتے تھے، وہاں پر تعمیر کیے۔ مسافروں کی سہولت کے لیے بس سینٹر بنائے گئے۔ سفر کو محفوظ بنانے کے لیے اگریز دوں نے اپنے مقامی انتظامی عملے کو خصوصی تربیت دی۔ اگریز دوں کے قدامات سے میتوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں ٹھے ہوئے گئے بعض مورخین کا خیال ہے کہ اگریز دوں نے یہ تمام قدامات اپنی کھولت کے لیے، بکر پھر بھی بر صیر کے ہوا کو بہت فائدہ ہوا۔

(c) اگریز دور حکومت میں ذات پات کے نظام اور تکمیل کے لیے
کے گئے قدامات تحریر کریں۔

جواب: ذات پات کا نظام: اس وقت ہندو معاشرے میں ذات پات کا نظام اپنے تھا۔ برائیں، کھشتری، ولیش اور شور چار ذاتیں تھیں۔ ان ذاتوں کے ذمے فتن کام لگائے گئے تھے۔ برائیں سب سے اوپری ذات تھی اور شور کو ٹھیک تصور کیا جانا تھا۔ اگریز دوں نے تعلیمی اور دوسری اصلاحات کے ذریعے معاشرے میں بہادری کے موقع پیدا کر دیے جس سے ذات پات کے نظام کی حوصلہ ٹکنی ہوئی اور سڑک اور نظام کو زبردست چھوکالا۔ عورتوں کی تعلیم سے بھی معاشرتی تبدیلی آئی۔

تکمیل کی رسم پر پابندی: ہندو معاشرہ میں عورت کی حیثیت بہت معمولی رہی ہے۔ کونسل پانچ ممبران پر مشتمل تھی جس میں ایک ہندوستانی شامل تھا۔ ۱۷۔ قانون
میں اس 1909ء کے تحت مسلمانوں کو جداگانہ انتخابات کا حق دیا گیا۔

سوال نمبر 2(a): اگریز دوں نے اپنے دور حکومت میں ڈاک اور ٹلی کام کے لیے کیا
قدامات کیے؟

جواب: ڈاک اور ٹلی کام: اگریز دور میں ڈاک کے مکھے کو جدید طرز پر بنایا گیا کیونکہ اگریز دوں کو اپنے احکامات بر صیر کے دور دراز کے علاقوں تک پہنچانے کے لیے اس مکھے کی بہت ضرورت تھی۔ میں ڈاک خانے بنائے گئے اور وہاں تہ بیت یافت

انٹائیے سوالات

سوال نمبر 1(a): قانون مجلس برلن 1861ء کے کاتاں ہمان کریں۔

جواب: قانون مجلس برلن 1861ء: ۱۔ ۱861ء کے قانون مجلس برلن کے تحت بننے والی قانون ساز کونسلوں میں بھی مرتبہ و اسرائے (گورنر جزل) نے بر صیر کے مقامی لوگوں کو قانون سازی کے عمل شال کیا۔ اس طرح پہلی سطح پر اختیارات کی منتقل کا عمل شروع ہوا۔ ۱۱۔ بھی اور مدرس اس کی صوبائی حکومتوں کو مدد و پیانے پر قانون سازی کی اجازت دی گئی۔ و اسرائے کی منظوری سے صوبائی مجلس قانون ساز کے پاس کردوبل منظور ہوتے تھے۔ اگر صوبائی قانون ساز کوں کوئی مبرکی طبیعت کی نہیں رسم یا خارجہ معاملات سے ستعلق کوئی تجویز چیز کرنا چاہتا تو اسے صدر قانون ساز کونسل سے جملی اجازت لیا پڑتی تھی۔ ۱۱۱۔ و اسرائے کے پاس اختیار تھا کہ وہ اپنی قانون ساز کونسل میں کم سے کم ۶ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ ممبران تاہمد کرے۔ ان میں نصف غیر سرکاری ممبران تھے۔

(b) قانون مجلس برلن 1892ء کے کاتاں لکھیں۔

جواب: قانون مجلس برلن 1892ء: ۱۔ قانون مجلس برلن 1892ء کی رو سے مرکزی اور صوبائی کونسلوں میں میوپل کیٹیوں اور تاجروں کی اجمنوں کے چند ممبر تاہمد کیے جاتے تھے۔ یہ تاہمد ممبران کوں کے اجلاؤں میں شریک ہو کر قانون سازی میں حصہ لیتے تھے۔

۱۱۔ مرکزی اور صوبائی قانون ساز کونسلوں میں غیر سرکاری ارکان کا اضافہ کیا گیا۔ مرکزی کونسل میں ۱۶، چھوٹی صوبائی قانون ساز کونسل کے لیے ۱۵ اور بڑی صوبائی قانون ساز کونسل کے لیے ۲۰ ارکان کا اضافہ کیا گیا۔ ملکی بورڈ، میوپل کیٹیوں، زمینداروں اور جیبڑ آف کامرس وغیرہ کو صوبائی قانون ساز کونسلوں کے غیر سرکاری ممبران کو تاہمد کرنے کے اختیارات دیے گئے۔ اس طرح تاہمدگی کا ایک اصول بھی تعارف کرایا گیا۔

(c) قانون مجلس برلن 1909ء کے کاتاں تحریر کریں۔

جواب: قانون مجلس برلن 1909ء: ۱۔ قانون مجلس برلن 1909ء کے تحت صوبائی قانون ساز کونسلوں میں توسعہ کی گئی۔ مختلف صوبوں کی کونسلوں کے لیے ارکین کی تعداد اس طرح مقرر کی گئی۔ ہنگاب ۲۷، بکال ۵۴، برما ۱۸، یوپی ۵۰، مدراس ۴۹ اور سبکی ۴۹۔ صوبائی حکومتوں کا پانچ بجت خود تیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ ۱۱۱۔ مرکزی مجلس قانون ساز کے غیر سرکاری ممبران کی تعداد ۱۶ سے بڑھا کر ۶۰ کر دی گئی، جن کو مختلف طبقہ اور صوبائی کونسلیں منتخب کریں گی۔

۱۱۱۔ قانون مجلس برلن 1909ء کے تحت و اسرائے (گورنر جزل) کی انتظامی کونسل پانچ ممبران پر مشتمل تھی جس میں ایک ہندوستانی شامل تھا۔ ۱۷۔ قانون مجلس برلن 1909ء کے تحت مسلمانوں کو جداگانہ انتخابات کا حق دیا گیا۔

سوال نمبر 2(a): اگریز دوں نے اپنے دور حکومت میں ڈاک اور ٹلی کام کے لیے کیا
قدامات کیے؟

جواب: ڈاک اور ٹلی کام: اگریز دور میں ڈاک کے مکھے کو جدید طرز پر بنایا گیا کیونکہ اگریز دوں کو اپنے احکامات بر صیر کے دور دراز کے علاقوں تک پہنچانے کے لیے اس مکھے کی بہت ضرورت تھی۔ میں ڈاک خانے بنائے گئے اور وہاں تہ بیت یافت

باب نمبر 2: سر سید احمد خاں اور تحریک علی گڑھ

مشقی سوالات کا حل

- i. درست جواب پر (۷) کا نشان لگائیں۔
 - ii. سائیٹیک سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی:
 - iii. سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی کے ہالی کون تھے؟
 - (الف) مولانا ظفر علی خاں
 - (ب) صاحبزادہ عبدالقیوم
 - (ج) قائدِ عظم
 - (د) حسن علی آنندی
 - iv. 1886ء میں قائم کی:
 - v. 1867ء (الف) (ب) 1869ء (ج) 1871ء (د) 1873ء
 - vi. سر سید احمد خاں 17 اکتوبر 1817ء کو کس شہر میں پیدا ہوئے؟
 - (الف) ڈھاکہ
 - (ب) دہلی
 - (ج) بمبئی
 - (د) بریلی
 - vii. مختصر جوابات دیں۔
- i. سر سید احمد خاں نے ملی گڑھ انسی ثبوت گزٹ کی اشاعت کب شروع کی؟
 - ii. سر سید احمد خاں نے علی گڑھ انسی ثبوت گزٹ کی اشاعت 1866ء میں شروع کی۔
 - iii. سر سید کی کامی ہوئی دو کتب کے نام لکھیں۔
 - iv. سر سید کی کامی ہوئی دو کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:
 - (ا) تینیں الکلام
 - (ب) ابیال غلامی
 - v. عدوۃ العلماء کے ہالی کون تھے؟
 - vi. پانچ سالی اداروں کے نام تحریر کریں، جو سر سید احمد خاں نے قائم کیے۔
 - vii. سر سید احمد نے جو لقمانی ادارے قائم کیے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:
 - 1. ایم اے اوہائی سکول
 - 2. سائیٹیک سوسائٹی
 - 3. علی گڑھ یونیورسٹی
 - 4. فارسی مدرسہ
 - 5. دک్شیوریہ سکول
 - 6. سر سید احمد خاں کی دینی تعلیم کے لیے کوششوں کا تین مطروں میں تذکرہ کریں۔
 - 7. جواب: سر سید احمد خاں نے دینی تعلیم کے لیے بھی بھرپور کوششیں کیں۔

حوالہ نمبر 3(a): برطانوی حکومت میں لاڑ میکا لے 2 کیا قطیلی پالیسی پیش کی؟

جواب: لاڑ میکا لے کا انگریز 1835ء میں 1835ء میں لاڑ میکا لے نے برطانیہ کے دہم میں فقیہ ضروریات بیان کرتے ہوئے حکومت کو تجویزی دی کہ سرکاری زبان قاری کی بجائے انگریزی کی جائے۔ اس نے عربی و ملکیت رہاؤں کو ختم کرنے پر زور دیا۔ اس نے تجویزی دی کا آئندہ سے معاشرتی علوم کی تعلیم پر کوئی رقم فوج نہ کی جائے۔ لاڑ میکا لے نے کہا کہ تعلیم کا مقصد لوگوں کو سرکاری ملازمتوں کے لیے تیار رہنا اور برطانیہ میں مغربی و سائنسی علوم کا فروغ ہے۔ اس نے برطانیہ کی تباہی زبانوں کی بجائے انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے پر زور دیا۔

(b) سر سید احمد خاں کی کوششیں: مسلمانوں کو زوال کی حالت میں دیکھ کر سر سید

اہم قوں کو بہت دکھا۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کو وہی مقام واپس دلانے کے لیے کوششیں شروع کر دیں جو انگریز راج سے پہلے ان کو حاصل تھا۔ آپ نے ایک "مال" اسیا بخواست ہند" لکھا، جس میں بخواست ہند کے اسیا بخواست بیان کرتے ہیں آپ نے اس بخواست پر زور دیا کہ برطانیہ کے لوگوں کی انگریزوں کے خلاف بخواست کا سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ برطانیہ کے لوگوں کی حکومت میں شویلت نہ تھی اور ملک میں رانگ ہونے والے قوانین عوام کے مزاج کے خلاف تھے۔ قانون ساز کونسل کے انگریز بہران کو ہبھاں کے لوگوں کے مسائل اور روایات کا علم نہ تھا۔

(c) برطانیہ کے نظام کو چلانے کے لیے جو برطانوی انتظامی ڈھانچے بھیں کیا گیا، ان کے لاتاں ہمان کریں۔

جواب: برطانیہ پاک و بند میں برطانوی انتظامی ڈھانچا

برطانیہ کے انتظامی ڈھانچا بنا یا گیا، جس کی رو

سے:

1858ء کے قانون کے تحت واسراءے کو
ناظم برطانیہ اور برطانوی وزیرِ عظم کے
شورے سے صوبوں میں گورنر کے تقرر کا اختیار
لیا گیا۔

2. برطانوی کابینہ میں وزیر امور ہند کا اضافہ ہوا
اور اسے برطانیہ کے امور سے متعلق کافی
اقیادات مل گئے۔ وزیر امور ہند برطانیہ کی
پارلیمنٹ کا بہرہ ہوتا تھا۔

3. وزیر امور ہند کی مدد کے لیے سول سو رہنگان اور کچھ دوسرے اضافے بھی مقرر
کیا گیا تھا۔

4. برطانیہ میں برطانوی حکومت کی پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے پدرہ
اکان پر مشتمل ایک کونسل آف اٹھیا بنا گئی۔ اس کونسل کے اجلاس کی صدارت وزیر
امور ہند کرتا تھا۔

مذکون الجو کیشل کانفرنس قائم کی۔	لاہور میں رکھی گئی۔	سریداحمد خاں نے 1886ء میں
قانون ساز اسلام کے مبرر ہے۔	سنہ مدرسۃ الاسلام قائم کیا گیا	سریداحمد خاں 1878ء سے 1882ء تک
ناٹم اول مولوی سید محمد علی کانپوری تھے۔	مذکون الجو کیشل کاللارس قائم کی۔	ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ہائی اور ہائی اور

6. تفصیل سے جواب دیں۔
 1. 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے نامہ، سیاسی اور تعلیمی حالات کا جائزہ لیں۔

جواب: 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد کے حالات: اگرچہ جنگ آزادی میں مسلمانوں، سکھوں اور ہندوؤں نے مل کر حصہ لیا تھا جن ہندو اپنی چالاکی سے انگریزوں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے کہ وہ ان کے وقار اور درودست ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کو بھافی قرار دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں انگریزوں کی حکومت نے مسلمانوں کو ہر طراز متعلق سوچ بھی نہ سکیں۔ مقامی لوگوں کی تاتفاقی اور انگریزوں کی جدید عملی اور تکنیکی تربیت اور تھیاروں کی وجہ سے بر صیر کے لئے 1857ء کی جنگ آزادی میں ناکام ہوئے۔ اس کے بعد انگریزوں نے بہتر کی تھیں۔ اس طرح مغلیہ سلطنت کا خاتمه ہو گیا۔

مسلمانوں کو سیاسی طور پر بجاہ کرنے کے باوجود انگریز، مسلمانوں سے خوف زدہ تھے۔ وہ انھیں اپنی سلطنت کے لیے مستقل خطرہ سمجھتے تھے۔ اس لیے انھوں نے مسلمانوں کو سیاسی، معاشرتی، علمی اور اقتصادی طور پر بجاہ کرنے کے لیے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ذیل میں 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد کے حالات کا ایک خاکہ پیش کیا گیا ہے:

1. مدرسون میں دینی تعلیم کے اجر اکا سلسہ شروع کرایا۔		
2. اپنی کتاب "تبین الكلام" میں قرآن پاک اور ہائیکل کے مفہماں کا موازنہ کیا۔		
3. دیم مور کی کتاب "لائف آف محمد ﷺ" کے جواب میں خطبات دیے۔ جو بعد میں خطبات احمدیہ کے نام سے کتابی شکل میں چھاپے گئے۔		
3. درست بیان کے سامنے (۷) اور فلسطین کے سامنے (۸) کا نشان لگائیں۔		
I. سریداحمد خاں 1876ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ ✓		
II. 1943ء میں سنہ مدرسۃ الاسلام کو سنہ مسلم کالج بنادیا گیا۔ ✓		
III. 1861ء میں سریداحمد خاں نے مراد آباد میں ایک فارسی مدرسہ قائم کیا۔ ✓		
IV. ندوۃ العلماء لکھنؤ 1890ء میں سید محمد علی کانپوری نے لکھنؤ میں قائم کیا۔ ✓		
V. دارالعلوم دیوبند بھارت کے ضلع سہار پور میں واقع ہے۔ ✓		
VI. خالی ہجہ مکمل کریں۔ ✓		
1. سریداحمد خاں نے 24 مئی 1875ء کو ایم اے او ہائی سکول کی بنیاد رکھی۔		
II. اجمان حمایت اسلام کی سرگرمیاں مسلم حقوق کی جدوجہد کا تسلیم تھیں۔		
III. اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور اجمان حمایت اسلام نے 1892ء میں قائم کیا۔		
IV. 1883ء میں انگریز حکومت نے لوکل کولسلوں کا ایک نظام متعارف کرایا۔		
V. صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کے صاحبزادہ عبدالقیوم خاں نے ملک گڑھ کالج کی طرز پر اسلامیہ کالج پشاور کا سنگ بنیاد رکھا۔		
VI. کالم الف کو کالم ب سے ملا کرو ستم جواب کالم ج میں لکھیں۔		
کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
سنہ مدرسۃ الاسلام 1885ء میں کراچی	ناٹم اول مولوی سید محمد علی کانپوری تھے۔	مذکون الجو کیشل کاللارس قائم کے لاہور میں رکھی گئی۔
اجمن حمایت اسلام کی بنیاد 1884ء میں	قانون ساز اسلام کے مبرر ہے۔	قانون ساز اسلام کی کامیابی کے

زبان و ادب کا بہت بڑا کردار تھا۔ ان کے نزدیک زبان کی تبدیلی ان کی ثقافت کو قائم کرنے اور ان کے مذهب کو تھان پہنچانے کی ایک دانستہ کوشش تھی۔ اس لیے وہ اگریزی زبان کی تعلیم حاصل کرنا بہت چاہئے تھے۔ یوں وہ تعلیمی پسمندگی کا فکار ہو گئے۔ ان کے مقابلے میں ہندوؤں نے اگریزی زبان سمجھ کر مسلمانوں پر اپنی تعلیمی برتری قائم کر لی۔ چنانچہ اب ہندوؤں کے لیے وکالت، ڈاکٹری، انجینئرنگ اور دوسرے شعبوں میں نئی نئی راہیں مکھنا شروع ہو گئیں۔ اس طرح زندگی کے ہر شعبے میں قیادت ہندوؤں کے ہاتھ آنے لگی۔ جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی معاشرتی، معاشی اور تعلیمی ترقی کی حالت بڑی مایوس کن تھی، وہ مسلسل زوال کا فکار ہوتے جا رہے تھے۔ اس صورت حال میں سریں احمد خاں مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے آگے بڑھے۔ انہوں نے مسلمانوں میں شعور پیدا کرنے کی کوشش کی کہ انہیں یعنی حقیقت تعلیم کر لئی چاہئے کتاب وہ مکوم ہو گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے مسلمانوں کے لیے باوقار زندگی گزارنے کا یہ اصول پیش کیا کہ وہ حاکموں سے مناسب اور باوقار سمجھوٹ کر کے چلیں۔

۱۱۱۔ اگریزیوں اور مسلمانوں کے ماہین سریں احمد خاں کے مناقبی کردار پر روشنی ڈالیں۔

جواب: اگریزیوں اور مسلمانوں کے درمیان مقابله کرنے میں سریں احمد خاں کا کردار: احمد خاں چاہئے تھے کہ مسلمان مغربی تعلیم حاصل کر کے خوب ترقی کریں اور اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کریں۔ آپ کو اپنی قوم سے بڑا پیار تھا۔ مسلمانوں کی خراب حالت ان سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ حالات پر غور کر کے وہ اس نتیجے پر پہنچ کر مسلمان کم از کم کچھ عرصے تک اگریزیوں کی حکومت کا خاتمہ کر سکتے، اس لیے زندہ رہنے کے لیے مسلمانوں کو اگریزیوں کے ساتھ خونگوار تعلقات قائم کرنے چاہیں اور یہ کہ اگریزی تعلیم کے بغیر مسلمان ترقی نہیں کر سکتے۔ سریں نے مسلمانوں کو غیر مسلح اور پرانے جدوجہد کا درس دے کر ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ سریں احمد خاں نے اگریزیوں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت دور کرنے اور اچھے تعلقات قائم کرنے کی غرض سے ایک رسالہ "اسہاب بغاوت ہند" لکھا۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ 1857ء نے قاری کی چہہ اگریزی کو سرکاری اور وقتی زبان کا درجہ دیا: اگریزیوں کی جگہ اگریزی کو سرکاری اور وقتی زبان قرار دے دیا۔ ہندوؤں نے اس کی مخالفت نہ کی لیکن مسلمان فارسی کی بجائے اگریزی زبان کو قبول کرنے پر تیار رہتے تھے۔ ان کی تعلیمی اور ثقافتی زندگی میں فارسی

سرکاری ملازمتوں سے محرومی: انسویں صدی کے آخر تک اگریزی حکمرانوں نے جو اقدامات اٹھائے، ان میں اکثر مسلمانوں کے خلاف تھے، جس کے نتیجے میں مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہوئی گئی۔ مسلمانوں کی اکثریت کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا گیا، نیز آئندہ کی ذمہ میں کوئی آسامی خالی ہوتی تو حکومت کی طرف سے دیے جانے والے اشتہار میں خاص طور پر درج ہوتا کہ مسلمان اس آسامی پر وغایت دینے کے اہل نہیں۔ اس طرح یہ ملازمتوں دوسری اقوام، خاص طور پر ہندوؤں کو دی جاتی رہیں۔ اس سے اگریز حکمرانوں کا محدود صرف یہ تھا کہ مسلمانوں کو ہر اعتبار سے اس قدر کل دیا جائے کہ وہ اگریزیوں کے سیاسی حریف کی حیثیت سے دوبارہ اٹھنے کے قابل نہ رہیں۔ مسلمان حکمرانی سے غلامی کی دلدل میں گرے تو اگریز اور ہندو اہم نے انہیں مزید تھان پہنچانے میں کوئی سرگرمی چھوڑی۔

زمینوں سے بے غلبی: سرکاری ملازمتوں کے علاوہ مسلمانوں کا صدیوں سے عام پیشہ کاشت کا رہا۔ ان میں زیادہ تر لوگ جا گیرداروں کی زمینوں پر کام کرتے تھے۔ اگریزیوں نے مسلمانوں کو زمینوں سے بے دل کر کے تمام زمینیں خبیط کر لیں۔ اس طرح مسلمانوں میں جا گیردار

اور عام کاشتکاروں نوں طبقے معاشری بدحالی کا فکار ہو گئے۔ اگریزیوں نے بہت سے نئے لیکس جاری کر دیے۔ وہ لیکس جو پہلے معاف تھے ان کو دوبارہ شروع کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں مسلمان معاشری طور پر تنگی کا فکار ہو گئے۔

لکھی پہمانگی: مسلمانوں کے اوقاف اور رفاقتی اداروں سے بھی بہاری لوگ روا رکھا گیا۔ مسلم اوقاف کی آمدی جو پہلے مسلمانوں کی تعلیم پر خرچ ہوتی تھی اب اگریز حکمرانوں کی مرضی سے مختلف کاموں پر خرچ ہلنے لگی۔ پیشتر اسلامی مدرسے بند ہو گئے۔ اس طرح مسلمانوں کے لمبائی مراکز کو بھی اگریزیوں نے جی بھر کے لونا۔ پچھے کچھے مدرسے نارٹ ہونے والے مسلمانوں کے لیے سرکاری ملازمتوں کا کوئی بندوبست نہ کیا گیا، جس سے مبہی طبقے کو خاص طور پر دھپکا لگا۔

قاری کی چہہ اگریزی کو سرکاری اور وقتی زبان کا درجہ دیا: اگریزیوں نے قاری کی جگہ اگریزی کو سرکاری اور وقتی زبان قرار دے دیا۔ ہندوؤں نے اس کی مخالفت نہ کی لیکن مسلمان فارسی کی بجائے اگریزی زبان کو قبول کرنے پر تیار رہتے تھے۔ ان کی تعلیمی اور ثقافتی زندگی میں فارسی

لے متعدد علمی ادارے قائم کیے اور شعبہ خانے کھولے۔ قام پاکستان کے وقت اب گمن جماعت اسلام کی زیر نگرانی کئی ادارے جل رہے تھے جن میں مدل وہائی سکول اور دارالعلوم وغیرہ شامل تھے۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کی اشاعت کے لیے اب گمن نے قرآن و حدیث، تاریخ اور اسلامی کتب بھی شائع کیں۔ سرید، علامہ جلال نعمانی، ڈیمڈزیر احمد عین الملک، وقار الملک، مولانا الطاف حسین حاصل اور علامہ محمد اقبال بھی نامور ہنسا۔ اب گمن جماعت اسلام کے جلوسوں میں مسلم حقوق پر تقدیر کرنے تھے۔ یہ تقدیر کتابوں کی محل میں چھاپ کر ملک کے طول و عرض میں تقسیم بھی کی جاتی تھیں۔

سندھ درستہ الاسلام۔ کراچی: سندھ محمدانیشن کے زیر اہتمام حسن علی آفندی نے یک ستمبر 1885ء کو کراچی میں سندھ درستہ الاسلام قائم کیا مدرسے کے لیے فدائیگاری کی خاطر حسن علی آفندی نے ملک کے دورے کیے اور زیادہ امداد پیاس خیر پور کے نواب نے فراہم کی۔ نواب صاحب نے رپبلی کی تحریک ادا کرنے اور درود کی سالانہ 12 ہزار روپے کی گرانٹ بھی دینے کا وعدہ کیا۔ ایک انگریز مزدوری کو ہائیڈ کو 1897ء میں مدرسے کا پہلا یورپی پرچم مقرر کیا گیا۔ اس مدرسے سے تعلیم حاصل کرنے والوں میں محمد علی جناح، سر غلام جنین ہدایت اللہ اور اے۔ کے۔ بروہی وغیرہ شامل ہیں۔ مدرسے کے انتظامی بورڈ نے 1943ء میں مدرسے کو سندھ مسلم کالج ہنادیا جس کا سنگ بنیاد قائد اعظم محمد علی جناح نے رکھا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا "مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرا مادر علمی ادارہ اب کالج بن گیا ہے" قائد اعظم نے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ سندھ درستہ الاسلام کے نام وقف بھی کیا تھا۔ اب یہ ادارہ یونیورسٹی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔

اسلامیہ کالج ریلوے روڈ۔ لاہور: اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور اب گمن جماعت اسلام نے 1892ء میں قائم کیا۔ سب سے پہلے اس کالج نے شیرانوالا گیٹ والی عمارت میں کام شروع کیا۔ یہ بخوبی کا ایک

تاریخی کالج ہے۔ یہ کالج ہبھاں کے مسلمانوں کے پچھوں کو تعلیم کے زیر سے آرائت کرنے کے لیے بنایا گیا۔ اس کالج کے طلبے نے عربی اور ادبیات میں بھروسہ کیا کہ اس کا کمی اور موزوں کردار ادا کیا۔ باñی پاکستان قائد اعظم پاکستان میں بھروسہ کیا اور موزوں کردار ادا کیا۔ باñی پاکستان قائد اعظم نے اس کالج کا کمی پار دورہ کیا اور طلبے سے خطاب بھی کیا۔ اس کالج کا اب جیسا ہے جیسا کہ اس ہال میں تحریک پاکستان کے حوالے 1884ء میں لاہور میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے باñی اور سلیمان صدر خلیفہ محمد حید الدین تھے۔ اسلامی ادارہ کا تحفظ، مسلم بخوبی کو دینی و دینیوی تعلیم سے آرائت کرنا، مسلمانوں کی سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے کوشش کرنا وغیرہ اس کے اہم مقاصد تھے۔ اب گمن نے مسلمانوں کے

حقائی آبادی ہاں مخصوص مسلمانوں کے مذاہی جذبات کو تھیں پہنچائی۔ مسلمانوں کے ساتھ انگریزوں کا سلوک خاص طور سے بر اعتماد۔ انھوں نے مزید لکھا کہ جنگ آزادی میں ہندو بھی مسلمانوں کے ساتھ برادر کے شریک تھے نیز یہ کہ جنگ آزادی میں سب مسلمانوں نے حصہ لیا، بلکہ بہت سے مسلمانوں نے زبردست خطرہ مولے کر اور تکالیف اخلاقی کر انگریزوں کی حفاظت کی۔ اس طرح سرید نے انگریز حکمرانوں کو باور کرنے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کی جانب حکمرانوں کا سخت رویداد سے بڑھا ہوا ہے اور اس معاملے میں حکمران انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ سرید احمد خاں نے مسلمانوں اور انگریزوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی غرض سے یہ دلیل بھی دی کہ عیسائی اور مسلمان اہل کتاب ہیں۔ اس لیے ہندو کی نسبت عیسائی، مسلمانوں کے نیزاء نزدیک ہیں۔ اس سے انگریزوں کے دل میں مسلمانوں کے لیے کچھ زخم گوشہ پیدا ہوا۔ سرید احمد خاں نے انگریز حکومت کے اس الزام کی تردید کی کہ مسلمان انگریزوں کے خلاف ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے "لائل محمد ناز آف ائٹیا" لکھ کر ان مسلمانوں کے حالات کی تفصیل بیان کی، جنھوں نے جنگ آزادی میں انگریزوں کی حمایت اور خبر خواہی میں اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ انگریز حکومت اور مسلمانوں کے درمیان سرید احمد خاں کا منافعہ بنتی کردار قابل ستائش ہے۔ جب سرید نے مسلمانوں کی بہتری کے لیے اپنی کوششوں کا آغاز کیا تو اس وقت مسلمانوں کی حالت نہایت پریشان کی اور ابتہ تھی۔ اُنھیں بر صیری کی مذہبی، تعلیمی، سماجی اور سیاسی زندگی میں کوئی حیثیت حاصل نہ تھی آپ نے مسلمانوں کو معاشرے میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے میں بڑی مدد دی۔

iii. موجودہ پاکستان میں قائم ہونے والے جدید تعلیمی اداروں کی اقاومت بیان کریں۔

جواب: مسلمانوں کے تعلیمی ادارے اب گمن جماعت اسلام۔ لاہور: اب گمن جماعت اسلام کی سرگرمیاں مسلم حقوق کی جدوجہد کا تسلیل تھیں۔ جیسا کہ باñی اور سلیمان صدر خلیفہ محمد حید الدین تھے۔ اسلامی ادارہ کا تحفظ، مسلم بخوبی کو دینی و دینیوی تعلیم سے آرائت کرنا، مسلمانوں کی سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے کوشش کرنا وغیرہ اس کے اہم مقاصد تھے۔ اب گمن نے مسلمانوں کے

بھی قائم کی۔ اس میں ہندو بھی آپ کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔ جس میں راجا جے کشن کا نام قابل ذکر ہے۔ "سامنیک سوسائٹی" کے تحت آپ نے انگریزی زبان میں لکھی بعض کتابوں کا اردو ترجمہ چھپوا۔ آپ کی کوششوں سے صوبہ کے مختلف علاقوں کے طلبہ حصول علم کے لیے یاں آنے لگے۔ اسلامیہ کالج کے نامور طلباء میں سردار عبدالرب نشر اور ڈاکٹر عبدالجبار خان کے نام قابل ذکر ہیں۔ قائد اعظم کو اس ادارے سے بہت لگا تھا۔ مسلمانوں میں قومی جذبہ کو بیدار کرنے میں اسلامیہ کالج پشاور نے نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ صاحبزادہ عبدالقیوم کو بجا طور پر "صوبہ سرحد (خبر پختونخوا) کا سریل" کہا جاتا ہے۔

۷۶۔ مولانا الجوہر کیشتل کافنرل کے مقامدار اور کوارٹی رضاخت کریں۔ جواب: مولانا الجوہر کیشتل کافنرل 1886ء: عام مسلمانوں میں تعلیم کی لئے سرید احمد خان نے 1886ء میں "مولانا الجوہر کافنرل" قائم کی۔ اس کے سالانہ اجلاس مختلف شہروں میں ہوتے، جہاں مسلمان رہنماء مسلمانوں کی تعلیمی و دینی ضروریات کے بارے میں تباہی پر غور کرتے۔ سرید اس کافنرل کے سکریٹری تھے۔ اس کافنرل نے مسلمانوں کو ایک لمحاظ سے سیاسی پلیٹ فارم بھی مہیا کیا۔

۷۷۔ ایک معاشرتی مصلح کی حیثیت سے سرید احمد خان کا کہداں بیان کریں۔ جواب: ایک معاشرتی مصلح کی حیثیت سے سرید احمد خان کا کہداں سرید احمد خان نے بھیت ایک معاشرتی مصلح قابل قدر اقدام اٹھائے۔ آپ نے مسلمانوں اور حکومت کے درمیان پائی جانے والی فخرت کو دور کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ سرید نے معاشرتی اصلاح کے لیے یورپیں تبدیل کو اپنانے پر زور دیا۔ انہوں نے لکھا کہ جب انگریز مسلمانوں کو ہاتھ سے کھاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو انہیں کراہت آتی ہے، اس لیے ہمیں کھانا چھپری کا نئے سے کھانا جائیے۔ سرید نے مسلمانوں میں قومی ہمدردی اور قومی خیرخواہی کے جذبے پیدا کیے۔ سرید نے اپنے کتابچے "لائل مدد نز آف اٹھیا" میں انگریز حکومت کے لیے مسلمانوں کی خدمات گنوائیں اور حکومت کو اپنارویہ بدلتے پر آمادہ کیا۔ مسلمانوں کے خلاف عیسائی مشریوں نے محاذ کھول لیا۔ سرید نے دونوں اقوام کے درمیان مفاہمت کی راہ اپنانے پر زور دیا۔ اسلام اور عیسائیت کو اللہ تعالیٰ کے لیے بعد دیکھے آنے والے دو پیغامات کا مجموع کہا۔ عیسائی مشریوں کی سرگرمیوں کا بھی سرید نے مقابلہ کیا۔ وہم میور کی کتاب "لانف آف محمد" تعلیم کے جواب میں آپ نے خطبات دیے جو بعد میں "خطبات احمدیہ" کے نام سے کتابی بھلک میں چھاپے گئے۔

سرید نے اس کتاب کا انگریزی میں بھی ترجمہ کروایا۔ اپنی کتاب

۷۸۔ مسلمانوں کی جدید تعلیم کے حوالے سے سرید کی خدمات کا احاطہ کریں۔ جواب: مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف راضی کرنے کے لیے سرید کی خدمات: سرید احمد خان کا خیال تھا کہ مسلمان جدید تعلیم حاصل کر کے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں کو مغربی تعلیم دینے پر وقف کر دی۔ 1859ء میں انہوں نے کراڈ آباد میں ایک فارسی مدرسہ قائم کیا۔ جس میں فارسی اور انگریزی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک مدرسہ 1862ء میں نازی پور میں بھی قائم ہوا۔ سرید نے 1863ء میں ایک "سامنیک سوسائٹی"

انشائی سوالات

سوال نمبر 1(a): جگ آزادی میں کامی کی وجہ تائید۔

جواب: مقامی لوگوں کی ناقابلی اور انگریزوں کی ہدایت محلی اور عینکی تربیت نہ ہتھیاروں کی وجہ سے بر صیر کے اوگ 1857ء کی جگ آزادی میں ہاگہم ہے۔ اس کے بعد انگریزوں نے بر صیر کے مقامی ہاشدوں ہائوس مسلمانوں سے زبردست انتقام لیا۔ آخری مغل ہادشاہ بہادر شاہ غفر کو ہجرت کو فرار دیا گیا اور اسے ہٹل کر کے قید کر دیا گیا۔ اس طرح مختلف سلطنت کا خاتم ہو گیا۔

(b) انگریز مسلمانوں سے کیوں خود درست؟

جواب: مسلمانوں کو سیاسی طور پر جاہ کرنے کے باوجود انگریز، مسلمانوں سے غصہ زدہ تھے۔ وہ انھیں اپنی سلطنت کے لئے مستقل خطرہ بھتھتے ہیں۔ اس پر انہوں نے مسلمانوں کو سیاسی، معاشری، تعلیمی اور اقتصادی طور پر جاہ کرنے کے لئے کوئی اکابری اشارہ کی۔

(c) جگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی ظیہی پسماںعی یا میان کریں۔

جواب: تعلیمی پسماںعی: مسلمانوں کے اوقاف اور رفاقتی اداروں سے بھی یہاں سلوک روکار کھا سکی۔ مسلم اوقاف کی آمدی جو پہلے مسلمانوں کی تعلیم پر خرچ ہوتی تھی اب انگریز ہتھیاروں کی مریضی سے مختلف کاموں پر خرچ ہونے لگی۔ پیغمبر اسلامی ہدر سے بند ہو گئے۔ اس طرح مسلمانوں کے نہایت سراکر کوئی انگریزوں نے تلمذ کے لئے ملازمتوں کا کوئی بندوست نہ کیا گیا، جس سے نہیں بیٹھتے کو خاص طور پر رچاکا۔

سوال نمبر 2(a): دارالعلوم دینے والی تاریخ اور خدمات یہاں کریں۔

جواب: دارالعلوم دینے والی تاریخ: دارالعلوم دینے والی بندگی بنیاد 1867ء میں بھارت کے مٹھ سہار پور کے ایک قبیلے دیوبند میں رکھی گئی۔ یہ بر صیر میں برطانوی حکومت اور ہدایہ تعلیم کا مقابلہ تھا۔ لوگوں کو روزگار کے قابل بنانے کے لیے دیوبند میں لفظ جدید نوون کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔ جس میں طب کی تعلیم خاص طور پر اہم ہے۔ اس کے ملاuded خطاہی، جلد سازی اور کپڑا بننے کی مہارتوں سکھانے بھی تجویز گئی۔ دارالعلوم دینے والی تاریخ کے مسلمانوں کے لئے، نہایت اور شفافی و رُثے گا اتنا کرنے کے لئے ہدو جہد کی۔

(b) دارالعلوم عنودہ العلماء لکھنؤ کی تاریخ اور خدمات یہاں کریں۔

جواب: عنودہ العلماء لکھنؤ: ندوۃ العلماء لکھنؤ کو 1894ء میں سید محمد علی کانپوری نے لکھنؤ میں قائم کیا۔ آپ اسی ادارے کے ناظم اول بنے۔ مولانا شفیع نہانی اور مولانا علی نہانی اور مولانا علی نہانی کا اہم کردار تھا۔ اس ادارے میں جدید اور قدیم طور کرنے میں مولانا علی نہانی کا اہم کردار تھا۔ اس ادارے میں جدید اور قدیم طور کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ابتدائی کلاسوں میں اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ ہندی، سانسکریت اور انگریزی کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ ایک تعلیمی اور اصلاحی ادارہ ہے۔ اس ادارے سے قارئ انتصیل ملائے مسلمانوں میں بہتری لانے کے لیے گلزار ندوی میں سے عالم اور عقلي پیدا کیے۔ جدید تعلیم میں سریں جدید ہیں اور دارالعلوم دینے والی تاریخ اور عقلي پیدا کیے۔

"تین الکلام" میں سریں نے قرآن پاک اور ہائیکل کے مضامین کا موازنہ کر کے ثابت کیا کہ دلوں اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں اور ان میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ سریں احمد خاں نے دینی تعلیم کے لیے بھی بھرپور کوششیں کیں۔ مدرسوں میں دینی تعلیم کے اجر اکا سلسہ بھی شروع کرایا۔ سریں نے تیم بچوں کو میسائی ہونے سے بھانے کے لیے مراد آباد میں ایک تیم خانہ اور ایک مدرس قائم کیا تاکہ میسائی مشترکی اداروں کے مقابلے میں مسلمانوں کے لاوارث بچوں کے لیے اپنے الگ ادارے ہوں۔

سریں احمد خاں

☆ سریں احمد خاں کے کارنا مولوں کے حوالے سے طلبہ کے درمیان ایک تقریبی مقابلہ کرائیں۔

جواب: عملی کام

☆ سریں کے قائم کردہ تعلیمی اداروں کی سن کی ترتیب کے لحاظ سے فہرست ہتا گیں۔

جواب: عملی کام

☆ طلبہ اپنے کروہ جماعت میں اس سبق کے واقعات کی افادیت پر ایک منظکوں کی اور نہائج کو کالپی پر لکھیں۔

جواب: عملی کام

معروفی و انشائی سوالات
(ب) برابر اجتماعی طریقہ کارہ بخاب ایگزامنیشن کیش

کشیر الاعتمادی سوالات

1. سریں احمد خاں کب پیدا ہے؟

(a) 17 اکتوبر 1817ء کو (b) 17 نومبر 1817ء کو

(c) 17 اکتوبر 1718ء کو (d) 17 نومبر 1718ء کو

2. 1859ء میں سریں احمد خاں نے --- میں ایک نارسی مدرس قائم کیا۔

(a) یمل آباد (b) سراو آباد (c) دہلی (d) لاہور

3. مولانا اکبر شفیع شفیعی کا لارس اس قائم کی۔

(a) علامہ اقبال نے (b) قائد اعظم نے

(c) سریں احمد خاں نے (d) چوبوری رحمت مل نے

4. دارالعلوم دینے والی بھارت کے مٹھے کے ایک قبیلے دیوبند میں رکھی گئی۔

(a) یالپور (b) دہلی (c) کیرات (d) سہار پور

5. دارالعلوم عنودہ العلماء کا خاکہ مرجب کرنے میں کس کا اہم کردار تھا؟

(a) مولانا علی نہانی (b) مولانا ظفر مل خاں

(c) ساجززادہ حمید القیوم خاں (d) سید محمد علی کانپوری

باب نمبر 3: برطانوی ہندستان میں سیاسی بیداری

مشقی سوالات کامل

- چار جمادات میں سے درست جواب پر (ج) کا نشان لگائیں۔

مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1906ء (ب) 1906ء (ج) 1910ء (د) 1916ء

II. تمہری خلافت میں اہم کارکار کس نے ادا کیا؟

(الف) قائد اعظم (ب) سریدھر خاں (ج) مولانا ظفر علی خاں (د) مولانا محمد علی جوہر

III. 1885ء میں اٹھرین بھل کا گرس کا قیام کس شہر میں مل میں آیا؟

(الف) دہلی (ب) بمبئی (ج) لاہور (د) کلکتہ

IV. تمہری بنکال کی سیخ کا اعلان کس سن میں ہوا؟

(الف) 1911ء (ب) 1913ء (ج) 1915ء (د) 1917ء

V. شملہ و فدک و اسرائیل سے ملا؟

(الف) لاڑکنڈا (ب) لاڑکرزن (ج) لاڑ مندو (د) لاڑ پرین

VI. درج ذیل میں سوالات کے جنگجویات لکھیں۔

I. تمہری خلافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہل جنگ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمی کا ساتھ دیا۔ شریف مکہ اور دوسرے کئی مقامی خاندان انگریزوں سے مل گئے تھے۔ خطرہ تھا کہ کہیں انگریز جنگی کارروائیوں کے دوران مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی نہ کریں۔ چنانچہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں نے انگریز حکمرانوں سے اس مسئلے میں وضاحت چاہی۔ انگریزوں نے یقین دلایا کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات محفوظ رہیں گے لیکن انسان ہوا۔

اس صورت حال سے بر صیر کے مسلمان تڑپ اٹھئے۔ انہوں نے ترکوں کی حمایت میں تحریک چلا کی جوتا رہنے میں تحریک خلافت کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔

۱۱۔ دو ملی نظام کب شروع کیا گیا؟

جواب: دو سلیمان: برطانوی حکومت نے پہلی ہار 1919ء کے ایکٹ کے تحت صوبوں میں دو عملی نظام کا آغاز کیا۔ دو عملی نظام کا مطلب ہے، دو ہری حکومت جو دو اختیار اداروں کے تحت کام کرے۔

III۔ مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد کھیس۔

میک کے قیام کے مقاصد ہیں۔

بھی کس قابل جگہ مدد و العلما نے معتدل اور درمیانی راست انتیار کر کے
اپنے کام پر خدمت کی۔

(c) اسلام کا پیغمبر کی بنیاد کس نے رکھی اور اس میں تعلیم کی اشاعت ہے ان

جوہا: اسلامیہ کانٹی-پشاور: صوبہ رحد (جیرہ مکونوگوا) کے صائزراہ عبد القیوم
نیز نے ملکی طرز پر اسلامیہ کانٹی پشاور کا سینگ بنیار کھا اور نئے سرے سے
سلازوں میں تعلیم کی اشاعت کے کام کا آغاز کیا۔ آپ کی کوششوں سے صوبہ کے
تفصیل ملاقوں کے طبق حصول علم کے لیے یہاں آنے لگے۔ اسلامیہ کانٹی کے ڈیمور
ٹائمز دار مدارس شری اور اکثر عبد الجبار خان کے نام قابل ذکر ہیں۔

وکاظم ٹواں ادارے سے بہت لگا ذخیرہ۔ مسلمانوں میں تو قبیلہ کو بیدار کرنے میں اسلامی کام پڑا، اور نے تایاں خدمات سر انجام دیں۔ صاحبزادہ عبد القیوم کو بجا طور پر "سپرد حمد" (پیرہ سکون اخزو) کا سر سید" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر (3) (a): سریلہ احمد خاں نے مسلمانوں اور اگر بے دل کے درمیان درجی کم کے لئے کیا پایہ انتظامی اقتدار کی؟

بوجاپ: سریں مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان دوری کو کم کرنا چاہیے تھے اس لیے انہوں نے مذاہت اور تعاون کی پالیسی اختیار کی۔ رسالہ اسلام بخواست ہند کو کر مسلمانوں کی زبردست دکالت کی۔ 1885ء میں ایک انگریز اے۔ او۔ ہیوم نے بریمریکی سیاسی جماعت "اذین پیشل کاگرس" قائم کی، جس میں ہندوؤں نے ہمہ رہنمائی اختیار کی۔ سریں کوئی اس کی رکنیت کی دعوت دی گئی لیکن انہوں نے ماف الاذار کر دیا۔ آپ نے حالات کے مطابق مسلمانوں کو کاگرس سے دور رہنے کا طور پر دعا۔

(۱) مطابقی پاریسیانی طرد کے حکام پر سید احمد خاں کا روکنے کا عمل ہمان کریں۔

مطالبہ: جب کاگزنس نے بر صیری میں بر طالوی پاریسیانی طرز کا حکام متعارف کرائے تو اور ریاست آپ نے اس کی مخالفت کی۔ آپ نے ہندو ہر قائم کو بجا پر کراس مطالب کی مخالفت شروع کر دی۔ آپ نے کہا کہ بر صیری ایک ملک نہیں اور نہ یہاں ایک قومیت ہے۔ بر طالوی پاریسیانی طرز کا حکام بر صیری میں رانج کیا گیا تو یہاں اکثر ہوتے ہیں اچارہ واری اور آمریت قائم ہو جائے گی جو سلانوں کو ظلام بنا دے گی۔

(۲) سرہنماحمد خاں کی ٹالون ساز اسیلی میں شوریت ہمان کریں۔

لکاب: سر سید کی جھوپنے پر بر صیر کی قانون ساز اس بی میں مقامی ہاشمیوں کو بھی
مشتمل دی جائیں تاکہ حکومت اور حواہ کے درمیان رابطے موجود رہیں اور حواہ
سماں سے حکومت کو کام کیا جاتا رہے۔ حکومت نے اس بی میں مختلف قوانین کے
ناہمکے نامزد کر دیے۔ خود سر سید 1878ء سے 1882ء تک قانون ساز اس بی
کا گورنر ہے۔ اس بی کے اندر اور باہر سر سید اپنا کروار بھائیتے رہے۔ آپ نے البرٹ
ساکی بھی خالیت کی جس کی رو سے کسی یورپیں شے خلاف مقدمات کی سماعت
قیمتار مقامی بجول کو دینے سے الکار کیا گیا۔ سر سید احمد خاں کی خالیت کی وجہ سے
برٹش ملک کی حکومت نے غصہ کر دیا۔

تھے۔

- II. 1892ء میں چنانا گانج کے کمشن نے مشرقی بھال کو پیدا کر دیا۔
- III. تقسیم بھال 1908ء میں ہوئی۔
- IV. اتحادِ عالم اسلام کی تحریک میں قائدِ عظیم نے اہم کردار ادا کیا۔
- V. تحریک خلافت میں محمد علی جوہر کا اہم کردار تھا۔
- VI. خالی گندہ پر کریں۔
- VII. دعملی نظام صوبوں میں کامیاب نہ ہو سکا۔
- VIII. تخفیف تقسیم بھال پر مسلمانوں نے شدید رعل کا انٹھا کیا۔
- IX. قائدِ عظیم نے بھیشیت سفیر ہندو مسلم اتحاد میں اہم کردار ادا کیا۔
- X. قائدِ عظیم، گاندھی کی سول نافرمانی کی تحریک کے حق میں نظر۔
- XI. دسمبر 1906ء میں ڈھاکہ میں مہمن انجکشن کشش کانفرنس کا ملاز اجلاس ہوا۔
- XII. کالم (الف) کو کالم ب سے ملا کر درست جواب کامل ہے میں لکھیں۔

کالم (ج)	کالم (ب)	کالم (الف)
مولانا محمد علی جوہر	1885ء	تحریک خلافت
1885ء	1916ء	کانگریس کا قیام
ڈھاکہ	1905ء	مسلم لیگ کا قیام
1905ء	تقسیم بھال	ڈھاکہ
1916ء	مولانا محمد علی جوہر	معاہدہ لکھنؤ

6. درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں۔
7. مسلم لیگ کے قیام کا پس منظر بیان کریں۔
8. جواب: مسلم لیگ کا قیام: مسلمان رہنماؤں کا ایک نمائندہ انتخاب اکتوبر 1901ء میں لکھنؤ میں ہوا۔ جس میں طے پایا کہ مسلمانوں کے سیاسی اور معاشرتی حقوق کی حفاظت کے لیے ایک تنظیم قائم کی جائے۔ چنانچہ ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے ذمے یہ کام کیا گیا کہ وہ کسی مناسب وقت پر تمام صوبوں کے مسلمان نمائندوں کا اجلاس بلانے کا انتظام کرے۔ اس وقت تو نمائندہ اجلاس کا اہتمام نہ ہو سکا لیکن شملہ وندی کامیابی نے مسلمانوں کو اپنی عیحدہ جماعت کی تشکیل کی طرف متوجہ کیا۔
9. ممزراے۔ او۔ ہیوم اٹھین سول سروں کے ایک اعلیٰ عہدیدار نشان لگائیں۔

جواب: مسلم لیگ کے بنیادی مقتضیات درج ذیل تھے:

- (الف) بریگر کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفہومات کی حفاظت کرنا۔
- (ب) مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے لیے مناہت اور وفاداری کا جذبہ پیدا کرنا۔
- (ج) بریگر کی دوسری اقوام سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور اتحاد کی راہیں تلاش کرنا۔

7. سول نافرمانی کی تحریک کیوں شروع کی گئی؟

جواب: تحریک خلافت کا زمانہ تھا۔ مسلمانوں کے لیڈر جیلوں میں جا چکے تھے۔ ہندو موسیں داس کرم چند گاندھی کی قیادت میں مسلمانوں کی مدد کے لیے آگے قدم بوڑھا چکے تھے۔ گاندھی بہت موقع شناس لیڈر تھا، لہذا اس نے برطانوی انتظامیہ کو بے بس کرنے کا پروگرام بنایا اور برطانوی مال اور اداروں کا بایکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا۔ گاندھی نے اعلان کیا کہ تمام ہندوستانی حکومت کی نوکریاں چھوڑ دیں۔ عدالتوں کا بایکاٹ کر دیں۔ طلبہ علمی اداروں کو خیر پا دکر دیں اور آنے والے انتخاب کا بھی بایکاٹ کر دیں۔ حکومت کو ٹکس نہ دیں اور تمام القابات حکومت کو داپس کر دیں۔ ساتھ ہی گاندھی نے اعلان کیا اگر ہندوستانی یہ کام تحد ہو کر پورے نعم کے ساتھ کریں تو ایک سال میں وہ حکومت خود اختیاری حاصل کر لیں گے۔

7. تحریکِ ریشمی رومال سے کیا مراد ہے؟

جواب: تحریکِ ریشمی رومال: عبید اللہ سنہدھی جو کابل میں عجائبِ رن کی قیادت کر رہے تھے، انہوں نے جہاز میں مقیم محمد احسن کو ایک ریشمی رومال پر خفیہ پیغام لکھ کر بھیجا۔ جس میں انہوں نے اپنی تمام جہادی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور یہ بتایا کہ افغان حکومت بریگر پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ یہ رومال شیخ عبدالحق کو دیا گیا کہ وہ اس کو جہاز میں مقیم محمد احسن تک کسی خاص شخص کے ذریعے پہنچائے، لیکن یہ رومال حکومت کے کارندوں کے ہاتھ لگ گیا۔ جس سے یہ سازش محل کر حکومت کے سامنے آگئی اور حکومت نے بروقت اقدام اٹھا کر اس سازش کو ناقام بنا دیا۔ اس لیے اس تحریک کو تحریکِ ریشمی رومال کہتے ہیں۔

3. درست بیان کے سامنے (۱) اور فلسطین بیان کے سامنے (۲)

1. مسٹر اے۔ او۔ ہیوم اٹھین سول سروں کے ایک اعلیٰ عہدیدار نشان لگائیں۔

لماں دیتے ہیں پر رضا مند ہو گئی۔ 3۔ اصول تو ازاں پر عمل درآمد کے سلسلے میں دونوں جماعتیں میں اتفاق ہو گیا۔ اس اصول کا مقصد یہ تھا کہ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں چیز وہاں مسلمانوں کو ان کی آزادی کے نتائج سے زیادہ نشیش دی جائیں اور جن علاقوں میں ہندو یا سکھ اقلیت میں چیز وہاں انھیں زیادہ نشیش دی جائیں۔

4۔ مرکزی یا صوبائی اسٹبلی میں کوئی غیر سرکاری بُرگر کی دوسری قوم سے متعلق قرارداد یا بل پیش نہیں کر سکے گا اور نہیں ایسا مل محفوظ کیا جائے گا جب تک اسے متعلق قوم کے تن چوتھائی اراکان کی حمایت حاصل نہ ہو۔ معاهدہ لکھنؤ دوقومی نظریے کی جانب ایک اہم قدم تھا۔ اس کی رو سے ہندوؤں نے مسلمانوں کو ایک الگ قوم اور مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندگانہ جماعت تعلیم کر لیا تھا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے تمام مطالبات تعلیم کر لیے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین اتحاد کی فضاء قائم ہو گئی اور دونوں نے مل کر مشترکہ مفادات کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین یہ پہلا اور آخری سیاسی سمجھوتہ تھا۔ اس کے بعد وہ پھر کسی بات پر اتفاق نہ کر سکے۔ اسی معاهدے کی بدولت قائدِ عظم ہندو مسلم اتحاد کے سینر کہلائے۔

III۔ قائدِ عظم کا کردار بحیثیت سینر ہندو مسلم اتحاد بیان کریں۔

جواب: قائدِ عظم بحیثیت ہندو مسلم اتحاد کے سینر: تحریک خلافت کے بعد مسلم سیاست ایک نئے روپ میں سامنے آئی۔ مذہبی لوگوں کی سیاست میں شمولیت اور ہندو بد عہدی نے مسلم سیاست میں قائدِ عظم کی سیاسی داشتگانی کو جاگر کیا۔ ہندو فرقہ پرست بہت تیز ہو گئے تھے۔ قائدِ عظم نے 1924ء میں مسلم لیگ کو دوبارہ فعال کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی بھرپور کوشش شروع کر دی۔ کاغذیں اور مسلم لیگ نے ایک اصلاحی کمیٹی قائدِ عظم کی سربراہی میں قائم کی جس کو ہندو مسلم کے باہمی اور آئینی مسائل کے حل کا اختیار دیا، جس نے کلکتہ اور لکھنؤ میں کمی اجلاس منعقد کیے اور کئی تجادویز پر متفق ہو گئے۔ اس سلسلے میں قائدِ عظم کا کردار مرکزی تھا۔ اسی بنابر قائدِ عظم کو مسز سرو جنی نائیدون نے ہندو مسلم اتحاد کے سینر کا خطاب دیا۔

ہندو مسلم اتحاد کی خاطر آپ نے مسلمانوں کو حق جدا گانہ انتخاب مشروط طور پر ترک کرنے پر آمادہ کر لیا اور 20 مارچ 1927ء میں مسلم تجادویز شائع گئیں جن کا ابتداء میں کاغذیں نے خیر مقدم کیا۔ ان تجادویز کی وجہ سے دو سال تک مسلمان لیڈرلوں میں اختلاف رائے رہا۔ قائدِ عظم ثابت قدم رہے گر نہ رہ و پورٹ میں ان تجادویز کو جس طرح رد کیا گیا، اس نے

بڑی طرف مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ کر سکے۔

1808ء میں ڈھاکہ میں مہمن ایجو کیشن کا نفرنس کا سالانہ اجلاس ہوا۔ اس میں بر صیر کے اہم مسلمان رہنماؤں نے شرکت کی۔ کا نفرنس میں نقیبی سائل پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کی تکمیل کے ہمارے میں بھی جادوی خیال کیا گیا۔ کا نفرنس کے اختتام پر 30 ربہر 1906ء کو نواب وقار الملک کی صدارت میں ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں نواب سلیمان اللہ خاں نے آل اٹھیا مسلم لیگ کے قیام کی قرارداد چیز کی جسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔ اس زاردار کے مطابق مسلم لیگ کے بنیادی مقاصد درج ذیل تھے:

(الف) بر صیر کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنا۔ (ب) مسلمانوں میں بر طابوی حکومت کے لیے مفادات اور وفاداری کا جذبہ پیدا کرنا۔ (ج) بر صیر کی دوسری اقوام سے وہ تازہ تعلقات تامکرنا اور اتحاد کی راہیں حلاش کرنا۔

مسلم لیگ کا قیام بر صیر کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ یہ مسلمانوں کے سیاسی میدان میں داخل ہونے کا نقطہ آغاز تھا۔ مسلمان مسلم لیگ کے جنہے تلے ملک کی سیاست میں بھرپور حصہ لینے لگے۔ مسلم لیگ نے مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض پورا کیا اور اس نے حکمران کے سامنے ان کی گنج ترجیحی کی۔

مسلم لیگ نے اپنے قیام کے بعد مسلمانوں کی بڑی خدمت کی۔ اس کی کوشش سے انگریزوں نے مسلمانوں کے لیے جدا گانہ انتخاب کا حق تعلیم کیا اور اسے منظور، مارے اصلاحات 1909ء میں شامل کر لیا۔ اس طرح انگریزوں نے مسلمانوں کے الگ قومی وجود کو بڑی حد تک مان لیا۔ ب مسلمانوں پر سرکاری ملازمت میں جانے سے متعلق پابندیاں فتح کر دی گئیں۔ انھیں سرکاری عہدے بھی ملنے لگے۔ ایک مسلمان کو اکثر رائے کی کوشش میں بھی لے لیا گیا۔ حکومت نے مسلم اوقاف کے قانون کی مظنوی بھی دے دی۔ اس طرح مختلف شعبہ جات زندگی میں مسلمانوں کی پوزیشن پہلے سے بہتر ہونا شروع ہو گئی۔ اس طرح مسلم لیگ ایک طرف تو مسلمانوں کی سیاسی رہنمائی کرتی رہی اور دوسری جانب اس نے مخالفوں سے بھی گفت و شنید جاری رکھی۔

۱۔ معاهدہ لکھنؤ کے اہم نکات بیان کریں۔

جواب: معاهدہ لکھنؤ کی اہم دفعات درج ذیل ہیں:

- 1۔ کاغذیں مسلمانوں کے لیے جدا گانہ انتخاب کا اصول تعلیم کر لیا۔
- 2۔ کاغذیں، مرکزی قانون ساز اسٹبلی میں مسلمانوں کو ایک تھائی، اس نے

گاندھی بہت دوچین شاہزادی رہا، لہذا اس نے برطانوی انتظامیت کو کہا پڑا کہ "اب ہمارے بس کرنے کا پروگرام ہایا اور برطانوی مال اور اداروں کا اعلان کر دیا۔ گاندھی نے اعلان کیا کہ تمام ہندو ہنگامہ کا اعلان کر دیا۔ گاندھی چھوڑ دیں۔ عدالتوں کا بھی بایکاٹ کر دیں۔ بلاطِ حکومت کا اعلان آہاد کر دیں اور آئنے والے انتخاب کا بھی بایکاٹ کر دیں۔ مکالمہ کا اعلان آہاد کر دیں اور آئنے والے انتخاب کا بھی بایکاٹ کر دیں۔ مکالمہ کی مدد و سلطنت تکیس نہیں اور تمام القابات حکومت کو واپس کر دیں۔ ماتحتوں کا اعلان کیا اگر ہندوستانی یہ کام تھمد ہو کر پورے قلم کے ہاتھ کرنے ایک سال میں وہ حکومت خود اختیاری حاصل کر لیں گے۔

گاندھی کی شخصیت نے ہندوؤں کے جنبات کو خوب لکھا۔ جبکہ مسلمان اس سے پہلے تحریک خلافت کی وجہ سے میٹھل تھے اور گلکتہ کے اجلاس میں گاندھی کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا انعام کر دیا تھا۔ بلکہ نا گور کے دسمبر 1920ء کے اجلاس میں دوبارہ عدم تعاون کا فردا کو پاس کیا۔ مسلمانوں نے سول نافرمانی کی تحریک میں بڑھ کر حصہ لیا۔ انتخاب کا بایکاٹ کیا۔ اکثر مسلمان امیدواروں نے اپنے کاغذات واپس لے لیے۔ مسلمانوں نے عدالتوں کا بایکاٹ کر دیا اور متعدد مسلمانوں نے اپنے بچوں کو سکولوں اور کالجوں سے انٹالیا اور سرکاری نوکریاں چھوڑ دیں اور تمام سرکاری القابات بھی واپس کر دیے۔ ہزاروں مسلمان جیلوں میں چلے گئے۔ قائدِ عظیم مسلمانوں کی تیاری ملازمتوں اور پرانی سرگرمیوں کو تباہ کرنے کے خلاف تھے۔ وہ خلاف عثمانیہ کے گزرے گزرے کرنے کے خلاف تھے، مگر پرتشدد طریقہ اور ممنادات کو ہندو ہاتھوں میں تباہ ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

76. کاگرس کا قیام اور مقاصد بیان کریں۔

جواب: اٹھیں میٹھل کا گرس: مسٹر اے۔ او۔ ہیوم اٹھیں سول مردا کے ایک اعلیٰ عہدیداروں کے تھے۔ ابھی اے۔ او۔ ہیوم سرکاری لازمی کے اس کو 1879ء میں یہ خیال آیا کہ بر صیری کی سیاسی بے چینی، عوام کی اقتصادی مشکلات اور بڑھتی ہوئی سازشیں کہیں 1857ء کی جنگ آزادی کی صورت اختیار نہ کریں۔ مسٹر ہیوم نے سوچا کہ ملک میں کیا ایسے ادارے کی ضرورت ہے، جس کے ذریعے عوام ائمہ خلافات کا اظہار کر سکیں۔ اس سلسلے میں اس نے 1885ء میں اٹھیں میٹھل کا گرس قائم کی۔ اس کا پہلا اجلاس 28 دسمبر 1885ء کو گلکی داں نام پر منعقد کرتا گیا جبکہ میں منعقد ہوا۔ جس میں 70 نمائندوں نے ہر کی۔ ان میں سے صرف 2 مسلمان تھے۔ پہلے اجلاس میں کانگریز اپنے مقاصد کا ذکر بھی کیا جو درج ذیل تھے۔

ہندو مسلم اتحاد کو منعقد کر دیا۔ تحریک اتحاد میں کو کہا پڑا کہ "اب ہمارے راستے جو اجداد ہو گئے ہیں"۔ ہندو مسلم اتحاد سے بے حد مابیس ہو گئے۔

77. بر صیری میں ہڑوں ہوئے والے تحریک خلافت کی وضاحت کریں۔

جواب: تحریک خلافت: خلافت مٹاوی مسلمانوں کی ایک بڑی سلطنت تھی۔ اس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس مقامات بھی شامل تھے۔ اس طرح سلطان ترکی کے لیے جو ظیہ بھی کہلاتے تھے، مسلمانوں کے دلوں میں بڑی مقیدت تھی۔ ہمیں جنک عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمی کا ساتھ دیا۔ شریف کے اور دوسرے کی مقامی خاندان انگریزوں سے مل گئے تھے۔ خطرہ تھا کہ کہیں انگریز جنکی کارروائیوں کے دوران مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی نہ کریں۔ چنانچہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں نے انگریز حکمرانوں سے اس سلسلے میں وضاحت چاہی۔ انگریزوں نے یقین دلایا کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات محفوظ رہیں گے لیکن ایسا نہ ہوا۔ اس صورت حال سے بر صیری کے مسلمان ترک اٹھے۔ انھوں نے ترکوں کی حمایت میں تحریک چالائی جو تاریخ میں تحریک خلافت کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ مجلس خلافت کا قیام ستمبر 1919ء کو عمل میں لا یا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ترکی کی علاقائی سالیت و خلافت برقرار رہے اور مقاصد مقدسہ اس کے پاس رہیں۔ جب ہندوؤں نے دیکھا کہ مسلمان ایک عظیم اور پر جوش تحریک چالا رہے ہیں تو گاندھی نے انگریز کی مخالفت میں مسلمانوں کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ وہ تحفظ مسلمانوں کی تو اتنا تی کو ہندو مقاصد اور ذاتی شہرت کے حصول کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ تحریک میں مولا ناجم علی جو ہر اور ان کے بھائی مولا ناشوکت علی پیش پیش تھے۔ دونوں بھائی علی برادران کے نام سے مشہور ہوئے۔ مولا ناجم علی خان نے بھی اس تحریک میں بڑھ چکر حصہ لیا۔ تحریک خلافت مٹظم اندار سے اپنے زوروں پر تھی کہ گاندھی نے اچانک تحریک کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اس سے مسلمانوں کو دھپکا گا۔ 1924ء میں ترکی کے سربراہ اکمال ااتاڑک نے خلیفہ کے عہدے کو ہی ثابت کر دیا۔ تحریک خلافت کے دوران ہندو مسلم اتحاد بہت مشاہی رہا۔ ہندو مسلم بھائی بھائی کے خوب نظرے لے گئے اور دونوں ایک ہی گلاس سے پانی پینے لے گئے اس تحریک کے خاتمے کے بعد ہندوؤں کی مسلمان دشمنی پلٹ آئی۔

78. تحریک سول نافرمانی کے ہندو مسلم اتحاد پر اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب: سول نافرمانی کی تحریک: تحریک خلافت کا زمانہ تھا۔ مسلمانوں لیڈر جیلوں میں جا چکے تھے۔ ہندو موسیں داں کرم چند گاندھی کی تیاری میں مسلمانوں کی مدد کے لیے آگے قدم بڑھا چکے تھے۔

صوبہ تھا۔ اس میں بنگال کے علاوہ بہار، آڑیس اور آسام کے علاقوں بھی شامل تھے۔ اس کے ہاد جودا سے دراس و سبیقی کی طرح مل مل موبے کے درجے کے اختیارات حاصل نہ تھے۔ کئی حکام نے مختلف مواقع پر اس کا رقبہ کرنے کی سفارش کی۔ چنانچہ 1874ء میں آسام کے تین اضلاع یعنی ساہیٹ، کولپارہ اور کچار کو بنگال سے علیحدہ کر دیا گیا، لیکن اس کے ہاد جودا اس کی آبادی پر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ 1892ء میں چانپاگ کے کشز نے شریتی بنگال کو علیحدہ صوبہ بنانے کی تجویز پیش کی لیکن اس پر عمل نہ ہوا۔ 1899ء میں واسرائے کرزن کی آمد سے یہ مسئلہ ایک مرتبہ پھر اہمیت اختیار کر گیا۔ کرزن انتظامی معاملات کو بہتر کرنا چاہتا تھا۔ 1901ء میں اڑیسہ زبان بولنے والے لوگوں کو جو بنگال منسلسل صوبہ جات اور دراس میں تقسیم تھا، ایک انتظامیہ کے تحت اکٹھا کرنے کی سفارش کی گئی۔ تجویز مختلف حکاموں سے ہوتی ہوئی جب کرزن کے پاس پہنچنے والے تو اس نے بار کے الحاق کے بعد مختلف صوبوں کی حدود پر دوبارہ غور کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ 1903ء میں برار منسلسل صوبہ جات اور اڑیسہ بولنے والوں کو اڑیسہ میں شامل کر کے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کاگنگر کے سخت مخالفت کی۔ کرزن نے مشرقی اضلاع کے لوگوں کو تقسیم کے فائدے آگاہ کرنے کے لیے ان علاقوں کا دورہ کیا۔ چنانچہ 1905ء میں بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مشرقی بنگال میں مسلمانوں اور مغربی بنگال میں ہندوؤں کو اکٹھیت حاصل تھی۔

تقسیم بنگال کے اسہاب: تقسیم کے فیصلے کی بنیادی وجہ انتظامی تھی۔ اس وقت تھا کہ بنگال کا رقبہ تین لاکھ دو ہزار چار سو مربع کلومیٹر جبکہ آبادی سات کروڑ اسی لاکھ تھی۔ مشرقی اضلاع کے معاشری حالات اچھے نہ تھے۔ صوبے کی آمدی کا زیادہ حصہ مغربی اضلاع پر صرف ہو جاتا تھا، اس لیے دونوں حصوں کے معاشری حالات میں نمایاں فرق پایا جاتا تھا۔ کرزن کے مطابق تقسیم کے فیصلے کا مقصد انتظامی معاملات کو بہتر بنانا اور مشرقی اضلاع کے لوگوں کو ترقی و انصاف کے موقع فراہم کرنا تھا۔

ہندوؤں کا روک: ہندوؤں نے تقسیم کی سخت مخالفت کی۔ اگست 1905ء میں انہوں نے کلکتہ میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا جس میں اس کی بھرپور مخالفت کے علاوہ سودیتی تحریک شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اس تحریک کا مقصد انگریزی مال کا بایکاٹ اور اس کی جگہ بر صغیر کی اشیا کے استعمال کو فروغ دینا تھا۔ ہندوؤں نے 16 اکتوبر کا دن قومی سوگ کے طور پر منایا۔ اس روز انہوں نے مکمل ہڑپتال کی۔ کئی جگہوں پر جلے بھی منعقد کیے۔ اس کے بعد مشرقی بنگال میں تقسیم سے ترقی کے امکانات کے

۱. بر صغیر کی تمام اقوام کو ایک قومیت میں ملک کرنا۔
۲. سماجی، سیاسی، روحی اور اخلاقی میدان میں جو اموں کی ایسے لوتھیت کرنا۔
۳. بر صغیر کے عوام کے خلاف نا انصافیوں کا ازالہ کرنا۔
۴. مذاہ عادہ کے لیے درائیک کا تعین کرنا۔

کاگنگر کے اہم اگلے مقاصد: کاگنگر کا دھوٹی تھا کہ وہ سارے بر صغیر کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور اس نے برطانوی حکومت کو بھی یہ بیان دلانے کی کوشش کی کہ کاگنگر کو تمام اقوام کی حمایت حاصل ہے لیکن وہ حقیقت یہ پارٹی ہندوؤں کے مفادات کا تحفظ کرتی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور کاگنگر کے مطالبات سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ وہ صرف ہندو مفادات کی ترجیح ہے۔ جب تشریف پسند ہندوؤں نے مسلمانوں کو بر صغیر سے کلانے کی کوشش کی تو کاگنگر نے ان کا ساتھ دیا۔ جب بال گنجادھر تک نے مسلمان کے خلاف تحریک کا آغاز کیا تو کاگنگر نے اس کی حمایت کی۔ جب حکومت نے اردو کی جگہ ہندی کو اپنایا تو کاگنگر نے ہندی کی حمایت کی۔ حکومت نے انتظامی بہتری کے لیے 1905ء میں بنگال کو تقسیم کیا تو کاگنگر نے تقسیم کی مخالفت کی کیونکہ تقسیم سے مسلمانوں کو فائدہ ہو سکتا تھا۔

مریض احمد خاں کو جب یقین ہو گیا کہ کاگنگر کی پالیسیاں مسلمانوں کے مذاہ کے خلاف ہیں تو آپ نے کاگنگر کی مخالفت شروع کر دی۔ مریض نے کاگنگر کی اس تجویز کی بھی مخالفت کی کہ واسرائے کی کنوں میں انتظامیات کے ذریعے نمائندے لیے جائیں۔ جب 1892ء کے ایک کے تحت قانون ساز کنوں کے لیے نصف ارکان بذریعہ نامزدگی اور نصف ارکان بذریعہ انتخاب لیے گئے تو ایک بھی مسلمان منتخب کیا گیا۔ نامزد۔ کاگنگر کا یہ مطالبہ بھی مسلمانوں نے مسترد کر دیا کہ سرکاری ملازمتوں کو مقابلے کے امتحان کے ذریعے پُر کیا جائے کیونکہ اس سے بھی فائدہ پڑھے لکھے ہندوؤں کو ہونا تھا اور مسلمان ان ملازمتوں سے محروم رہ جاتے۔ 1909ء میں جب مسلمانوں کو جدا گانہ انتخاب کا حق ملا تو ہندوؤں نے اسے "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی انگریز سازش ترار دیا، مگر 1919ء میں جب یہ حق مسلمانوں کو ملا تو ہندوؤں خاموش رہے جس سے یہ واضح ہوا کہ کاگنگر صرف مسلم دشمنی پر ملکی ہوئی تھی۔

۷۷. **تقسیم بنگال اور اس کا پس مظراع صحیح گریں۔**

جواب: **تقسیم بنگال (1905ء)** کا پس مظراع: بیسویں صدی کے اواں میں بنگال آبادی اور رقبے کے لحاظ سے بر صغیر کا سب سے بڑا

کوسل اور مشقہ محکموں کو وزرا کی کوسل کے دائرہ اختیار میں رکھا گیا۔ محفوظ، یعنی پولیس، امن عاصم، انصاف اور آپاٹی کے محکموں کے چلانے کی ذمہ داری گورنر اور اس کی انتظامی کوسل کی تھی۔ کوسل کے ارکان کا انتخاب گورنر کرتا تھا اور وہ گورنر کو ہی جوابدہ ہوتے تھے۔ مشقہ، یعنی مقامی حکومتیں، صحت، تعلیم، زراعت اور کوآپریٹوں کے محکموں کے چلانے کی ذمہ داری وزرا کی کوسل کی تھی جن کو متعلقہ گورنر صوبوں کو کوسل میں سے منتخب کرتا تھا۔ وہ ایک سے زیادہ محکموں کے انجمن ج ہوتے تھے۔ گورنر اور صوبائی کوسل کے سامنے جوابدہ ہوتے تھے۔

اثرات: دولتی نظام صوبوں میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس تجربے کا لاملا چنجاب اور بنگال پر پڑا کیونکہ یہ دونوں بڑے صوبے تھے۔ چنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت تھی دولتی نظام اس صوبے میں بڑی طرح ناکام رہا۔ بنگال بھی مسلمانوں کا اکثریتی صوبہ تھا یہاں بھی اس نظام نے کوئی خاطر خواہ نہیں برآمد نہیں کیے۔ لہذا اس نظام کے تحت صوبہ بنگال کے حالات خراب سے خراب تر ہوتے گئے اور انتظامی معاملات بھی روئی طرح متاثر ہوئے۔ نظام کی خرابی کا اثر انتظامی مشینری پر بھی ہوا، جس سے عوام کے مسائل میں اضافہ ہوا۔ یہ ایک پچیدہ نظام تھا، جس نے جمہوری اداروں اور انتظامیہ کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کیے۔

سرگرمیاں

☆ اس باب میں جن مسلم رہنماؤں کا ذکر کیا گیا ہے، ان کی تعداد ایک الگ تیار کریں۔

جواب: عملی کام

☆ ٹلب ایک چارٹ تیار کریں، جس میں مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد درج ہوں ساس چارٹ کو گروہ جماعت میں لگائیں۔

جواب: عملی کام

معروضی و انتظامی سوالات
(برطانی اتحادی طریقہ کارہ چنجاب ایگزامینشن کیش)

کیفر الاتصالی سوالات

1. پلش اٹھین ایسوی ایشن ٹائم کی:

- (a) قائد اعظم نے
- (b) مولا ہلال نے
- (c) مولانا فخری خان نے
- (d) مولانا فخری خان نے

پیش نظر مسلمانوں نے اطمینان و خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے سودیشی تحریک میں بھی حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کو ساتھ ملانے کے لیے کئی حرثے استعمال کیے، مثلاً مزار عین کو ہر اسان کیا گیا اور ساہو کاروں نے انہیں قرضے دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے حکومت پر بھی سخت دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ جس کی وجہ سے دونوں صوبوں میں اسن وامان کا شدید مسئلہ پیدا ہو گیا۔ ہندوؤں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کاگرسر نے بھی ان کی مکمل حمایت کی اور مسلمانوں پر حکومت کا اکر کار بننے کا الزام بھی عائد کیا۔ اس سے دونوں اقوام کے درمیان اختلافات میں اضافہ ہوا۔ چند مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات بھی ہوئے۔ ہندووجرانوں نے کئی بھجوں پر پرتشد کارروائیاں بھی کیں۔ ان کا رواجیوں میں مسلمانوں کے علاوہ انگریز پر بھی حملے کیے گئے۔

تھیس بیگانل کے خاتمے کا اعلان: برطانیہ میں لبرل پارٹی کی نئی نتیجہ حکومت تھیم سے پیدا ہونے والی بد امنی اور سیاسی بے چینی سے مطمین نہ تھی۔ اس کے کئی ارکان کا گرسر کے حامی تھے، جنہوں نے حکومت کو اس مسئلے پر دوبارہ غور کرنے کا مشورہ دیا۔ برطانوی شہنشاہ جارج پنجم نے تخت نشانی کے بعد 1911ء میں بر صغیر کا دورہ کیا۔ اس نے 12 دسمبر 1911ء کو ہلی میں شاہی دربار کے موقع پر تھیس بیگانل کی تخت کا اعلان کر دیا۔ اعلان کے مطابق مشرقی اور مغربی بیگانل کو ایک صوبہ بناریا گیا۔

تھیس بیگانل کے خاتمے سے مسلمانوں کو سخت مایوسی ہوئی کیونکہ برطانوی حکام نے کئی مواقع پر اختمی تھیس کو برقرار رکھنے کا یقین دلایا تھا۔ انہوں نے ہندوؤں کی مخالفت کے باوجود انتظامیہ سے مکمل تعاون اور وفاداری کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے اس اعلان کو بدترین عہد ٹھکنی ترار دیا۔

تھیس بیگانل سے شرطی بیگانل میں بننے والے مسلمان اکثریت نے اپنے معاشی حالات بہتر بنانے کے لیے جوامدیں وابستہ کری تھیں، تخت تھیس بیگانل سے ان کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کی مسلم دشمنی اور انگریزوں کے ہندوؤں کے دباؤ میں آکر تھیس بیگانل کو منسون کرنے سے مسلمانوں میں شدید عمل پیدا ہوا۔

viii. **عملی نظام پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: عملی نظام: برطانوی حکومت نے پہلی بار 1919ء کے ایکٹ کے تحت صوبوں میں دولتی نظام کا آغاز کیا۔ دولتی نظام کا مطلب ہے دو ہری حکومت جو دو با اختیار اداروں کے تحت کام کرے یعنی ایگریکٹو کوسل اور وزرا کی کوسل میں حکومت کے اختیارات کو تھیس کرتا۔ دو عملی نظام کے تحت صوبوں کے تمام محکموں و حصولوں میں تھیس کیا گیا، جن کے نام ”محفوظ اور مشقہ“ رکھے گئے۔ محفوظ محکموں کو گورنر کی انتظامی

مرسید احمد خاں کو جب یقین ہو گیا کہ کامگروں کی پالیسیاں مسلمانوں کے خلاف کے خلاف ہیں تو آپ نے کامگروں کی خلافت شروع کر دی۔ مرسید نے کامگروں کی اس تجویز کی بھی خلافت کی کہ واسطے کی کوشش میں اتفاقات کے ذریعے ناہمہے لے جائیں۔ جب 1892ء کے ایکٹ کے تحت قانون ساز نسل کے لئے انصاف ارکان بذریعہ مژدی اور انصاف ارکان بذریعہ احتساب لئے گئے تو ایک بھی مسلمان نے منتخب کیا گیا نہ مژدی۔ کامگروں کا یہ مطالبہ بھی مسلمانوں نے مسترد کر دیا کہ مرسید کا ملک ملازمتوں کو مقابلے کے احتجاج کے ذریعے پر کیا جائے کیونکہ اس سے بھی فائدہ پڑھے کہنے والوں کو ہوتا تھا اور مسلمان ان ملازمتوں سے محروم رہ جاتے۔ 1909ء میں جب مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق ملا تو ہندووں نے اسے تقسیم کرنا اور حکومت کردا کی اگر یہ سازش فرار دیا تو 1919ء میں جس یہ حق سکھوں کو ملا تو ہندو خاموش رہے جس سے یہ واضح ہوا کہ کامگروں صرف مسلم دعویٰ پڑھنی ہوئی تھی۔

سوال نمبر 2(a): **تعمیر بنگال کا پہلی مظہریاں کریں۔**

جواب: پہلی مظہری: بیسویں صدی کے اوائل میں بنگال آبادی اور رقبے کے لحاظ سے بر صیر کا سب سے بڑا صوبہ تھا۔ اس میں بنگال کے علاوہ بہار، اڑیسہ اور آسام کے علاقوں بھی شامل تھے۔ اس کے باوجود اسے دراس و بنگل کی طرح تحمل موبے کے درجے کے اختیارات حاصل نہ تھے۔ کنیٰ حکام نے مختلف موقع پر اس کا ترقی کرنے کی سفارش کی۔ چنانچہ 1874ء میں آسام کے تین اضلاع یعنی سلبٹ، گولپارہ اور کچار کو بنگال سے علیحدہ کر دیا گیا، لیکن اس کے باوجود اس کی آبادی پر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ 1892ء میں چنان گامگ کے کثرتے شریتی بنگال کو کاٹلی جدید صوبہ بنانے کی تجویز پیش کی تھیں اس پر عمل نہ ہوا۔ 1899ء میں واسطے کرزن کی آمد سے یہ مسئلہ ایک مرتبہ پھر اہمیت اختیار کر گیا۔ کرزن انتظامی معاملات کو بہتر کرنا چاہتا تھا۔ 1901ء میں اڑیسہ بن بولنے والے لوگوں کو جو بنگال سترل صوبہ جات اور دراس میں تعمیر کیا تھا، ایک انتظامیہ کے تحت اکٹھا کرنے کی سفارش کی گئی۔ تجویز مختلف حکوموں سے ہوتی ہوئی جب کرزن کے پاس پہنچی تو اس نے برار کے الحال کے بعد مختلف صوبوں کی حدود پر دوبارہ غور کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ 1903ء میں برار سترل صوبہ جات اور اڑیسہ بولنے والوں کو اڑیسہ میں شامل کر کے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کامگروں نے اس کے تحت خلافت کی۔ کرزن نے مشرقی اضلاع کے لوگوں کو تعمیر کے فائدے سے آگاہ کرنے کے لیے ان علاقوں کا دورہ کیا۔ چنانچہ 1905ء میں بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مشرقی بنگال میں سلمانوں اور مغربی بنگال میں ہندووں کو اکثریت حاصل تھی۔

تعمیر بنگال کے اسہاب تحریر کریں۔

جواب: **تعمیر بنگال کے اسہاب:** تعمیر کے فیصلے کی بنیادی وجہ انتظامی تھی۔ اس وقت تحدید بنگال کا رقبہ تین لاکھ دو ہزار چار سو مرلے کلو میٹر جبکہ آبادی سات کروڑ اسی لاکھ تھی۔ مشرقی اضلاع کے معماشی حالات اچھے نہ تھے۔ صوبے کی آمدی کا زیادہ حصہ مغربی اضلاع پر صرف ہو جاتا تھا، اس لیے دونوں حصوں کے معماشی حالات میں نایاب فرق پایا جاتا تھا۔ کرزن کے مطابق تعمیر کے فیصلے کا مقصد انتظامی معاملات کو بہتر بنانا اور مشرقی اضلاع کے لوگوں کو ترقی و انصاف کے موقع فراہم کرنا تھا۔

تمہیں خلافت میں ۔۔۔۔۔ کا اہم کرو رہا۔

2. (b) محمد علی جوہر جمال الدین انفالی

(d) مولانا ظفر علی خاں

3. (b) مولانا ظفر علی خاں نے

(d) مرسید احمد خاں نے

4. (a) جمال الدین انفالی نے

(c) مرسید احمد خاں

5. (b) مولانا ظفر علی خاں نے

(d) مرسید احمد خاں نے

6. (a) جمال الدین انفالی نے

(c) مولانا ظفر علی خاں نے

7. (b) مولانا ظفر علی خاں نے

(d) مولانا ظفر علی خاں نے

انشائیے سوالات

سوال نمبر 1(a): اٹھین پیش کامگروں کی بنیادی کوب اور کس نے کی؟

جواب: اٹھین پیش کامگروں: مسٹر اے۔ او۔ ہیوم اٹھین سول سو روپیے کے ایک اعلیٰ

مدد بردارہ پچے تھے۔ ابھی اے۔ او۔ ہیوم مرسید کاری ملازم تھا کہ اس کو 1879ء میں یہ

ذیال آیا کہ بر صیر کی سیاسی بے چینی، عوام کی اقتصادی مشکلات اور بڑھنے والی سازشیں

کہیں 1857ء کی جنگ آزادی کی صورت اختیار نہ کریں۔ مسٹر ہیوم نے سوچا کہ ملک

میں کیا ایسے ادارے کی ضرورت ہے، جس کے ذریعے عوام اپنے خیالات کا ائمہ بر

کے۔ اس ملٹے میں اس نے 1885ء میں اٹھین پیش کامگروں قائم کی۔

(b) کامگروں کے ابتدائی مقاصد تھے۔

جواب: کامگروں کے ابتدائی مقاصد:

1. بر صیر کی تمام اقوام کو ایک قومیت میں ملک کرنا۔

2. سماجی، سیاسی، وفتی اور اخلاقی میدان میں عوام کی ازسر نورتی بیت کرنا۔

3. بر صیر کے عوام کے خلاف بنا انسانیوں کا ازالہ کرنا۔

4. مفادِ عاصم کے لیے ذرائع کا تعین کرنا۔

(c) کامگروں کا بھیثت ہندو جماعت کو دراہیاں کریں۔

جواب: کامگروں بھیثت ہندو جماعت: کامگروں کا دعویٰ تھا کہ وہ سارے بر صیر کی

وادعہ ائمہ جماعت ہے اور اس نے برطانوی حکومت کو بھی یہ یقین دلانے کی کوشش

کی کہ کامگروں کو تمام اقوام کی حیات حاصل ہے لیکن درحقیقت یہ پارٹی ہندووں کے مطالبات

میں کامگروں کو تمدن اور ترقی کے ساتھ ساتھ اور کامگروں کے مطالبات

سے متفاوت داشت ہو گئی کہ وہ صرف ہندو مطالبات کی ترجیح ہے۔ جب تشدید پند

ہندووں نے مسلمانوں کو بر صیر سے نکالنے کی کوشش کی تو کامگروں نے ان کا ساتھ

دلی۔ جب بال گنگا و هری تک نے مسلمان کے خلاف تحریک کا آغاز کیا تو کامگروں نے

اس کی تھاہیت کی۔ جب حکومت نے اردو کی جگہ ہندی کو اپنایا تو کامگروں نے ہندی کی

حایات کی۔ حکومت نے انتظامی بہتری کے لیے 1905ء میں بنگال کو تعمیر کیا تو

کامگروں نے تعمیر کی خلافت کی کیونکہ تعمیر سے مسلمانوں کو فائدہ ہو سکتا تھا۔

(c) مسلم لیگ نے اپنے قیام کے بعد کی خدمات مر انجام دیں۔
جواب: مسلم لیگ نے اپنے قیام کے بعد مسلمانوں کی بڑی خدمت کی۔ جن کو شش سے اگر بیرون نے مسلمانوں کے لئے جدا گانہ انتخاب کا حق حاصل کیا تو اسے منع، مارے اصلاحات 1909ء میں شامل کر لیا۔ اس طرح اگرچہ جنہیں مسلمانوں کے لگ تھی وجہ کو بڑی حد تک بان لیا۔ اب مسلمانوں پر کوئی ملازمت میں جانے سے متعلق پابندیاں ختم کر دی گئیں۔ انہیں سرکاری مدد سے بھی ملنے لگے۔ ایک مسلمان کو واسیں اسے کی کوشش میں بھی لے لیا گیا۔ حکومت نے ملک اوقاف کے قانون کی مظوری بھی دے دی۔ اس طرح مختلف شعبہ جات زندگی میں مسلمانوں کی پوزیشن پہلے سے بہتر ہوئی شروع ہو گئی۔ اس طرح مسلم لیگ ابک طرف تو مسلمانوں کی سماں رہنمائی کرنی رہی اور دوسرا جانب اس نے فائدے بھی گفت و شنید جاری رکھی۔

باب نمبر 4: سیاسی مصالحت کے لیے کوششیں

مشقی سوالات کا حل

1. درست جواب پر (۷) کا نشان لگائیں۔
2. قائد اعظم ہمہ ملت نے چودہ لکات پیش کیے:

 - (الف) 1927ء (ب) 1928ء (ج) 1929ء (د) 1930ء (ر) 1931ء (ب) 1932ء (ج) 1933ء (د) 1934ء (ب) 1935ء (ج) 1936ء (د) 1937ء (ب) 1938ء (ج) 1939ء (ر) 1941ء
 - ii. علامہ اقبال ہمہ ملت نے خطبۃ اللہ آباد دیا۔
 - iii. لیگل ایوارڈ کا اعلان ہوا۔

4. گامگی، اردون بحوثتے پایا۔
5. دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی۔
6. مختصر جواب دیں۔
7. قائد اعظم ہمہ ملت نے دہلی تجاویز کیوں پیش کیں؟

جواب: کانگرس کے پلیٹ فارم سے بھی بار بار مطالبات کیا جا رہا تھا کہ مسلمان اگر اپنے جدا گانہ انتخاب سے مستبردار ہو جائیں تو ان کے مطالبات مانے جاسکتے ہیں۔ قائد اعظم ہمہ ملت نے اس پر غور کرنے کے لیے 1927ء میں دہلی میں مسلمان قائدین کی کانفرنس بلائی۔ اس کانفرنس نے مسلمانوں کے مسائل پر غور کرنے کے بعد چند تجاویز مزید کیں۔ انھیں تجاویز دہلی کہا جاتا ہے۔ قائد اعظم ہمہ ملت نے اعلان کیا کہ اگر ہندو، مسلمانوں کو سیاسی تحریکات دینے کے لیے تیار ہوں تو مسلم لیگ

(c) تیس بیگال پر ہندوؤں کا کیا درمیں تھا؟
جواب: ہندوؤں کا درمیں: ہندوؤں نے تیس کی سخت مخالفت کی۔ اگست 1905ء میں انھوں نے کلکتہ میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا جس میں اس کی بھروسہ پوری مخالفت کے علاوہ سو دشی تحریک شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اس تحریک کا مقصد اگر بیڑی مال کا باجیکاٹ اور اس کی جگہ بر صیر کی اشیا کے استعمال کو فروغ دینا تھا۔ ہندوؤں نے 16 اکتوبر کا دن تو قوی سوگ کے طور پر منایا۔ ان روز انھوں نے مکمل ہڑتاں کی۔ کئی جگہوں پر جلدی بھی منعقد کیے۔ اس کے بعد عسکری مشرقي بیگال میں تیس سے ترقی کے امکانات کے پیش نظر مسلمانوں نے اطمینان و خوشی کا اظہار کیا۔ انھوں نے سو دشی تحریک میں بھی حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کو ساتھ ملانے کے لیے کئی حرثے استعمال کیے، مثلاً مزاریں کیا گیا اور ساہو کاروں نے انہیں قرضے دینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے حکومت پر بھی سخت دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ جس کی وجہ سے دونوں صوبوں میں اس دامان کا شدید مسلسلہ پیدا ہو گیا۔ ہندوؤں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کانگرس نے بھی ان کی مکمل حمایت کی اور مسلمانوں پر حکومت کا آہنگ کارہ بننے کا الزام بھی عائد کیا۔ اس سے دونوں اقوام کے درمیان اختلافات میں اضافہ ہوا۔ چند مقامات پر فرقہ واران فسادات بھی ہوئے۔ ہندو تو جوانوں نے کئی جگہوں پر پر تعدد کا رواجیاں بھی کیں۔ ان کارروائیوں میں مسلمانوں کے علاوہ اگر بیڑی پر بھی حلے کیے گئے۔

سوال نمبر 3(a): مسلمان رہنماء کے وفد کی واسیں لارڈ منشو سے ملاقات کو شمل و فد کا نام کیوں دیا گیا؟

جواب: تیس بیگال کے سبب ہندو، اگر بیڑیوں سے سخت ناراض تھے کیونکہ اگر بیڑیوں نے تیس بیگال ہندوؤں اور کانگرس کی مرضی کے خلاف کی تھی۔ چنانچہ اگر بیڑیوں نے ہندوؤں اور کانگرس کو خوش کرنے کے لیے ملک میں سیاسی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کیا۔ زیادہ تر مسلمان دوست دینے کے اہل نہ تھے۔ ہندو دوڑکی مسلمان کو دوست نہیں دیتے تھے۔ لہذا مسلم صوبوں کی کوششوں میں بھی مسلمانوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ نئی اصلاحات سے ہندوؤں کا سیاسی اختیار بڑھنے کا خدش تھا اور مسلمان اپنے حقوق سے بدستور محروم رہنے کا تاخون پر آغا خان، مسلمان رہنماءوں کا وفد نے کریم اکتوبر 1906ء کو واسیں لارڈ منشو سے شملہ میں ملے۔ تاریخ میں اس کو شمل و فد کا نام دیا جاتا ہے۔

(b) شمل و فد کے اہم مطالبات کیا تھے؟

جواب: وفد کے اہم مطالبات کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

(الف) مسلمانوں کو مجلس قانون ساز میں عیحدہ نشستیں دی جائیں اور ان نشتوں کے انتخابات کے لیے دوست دینے کا حق صرف مسلمانوں کو حاصل ہو۔ اس طرح ملک میں جدا گانہ طرز انتخاب نافذ کیا جائے۔

(ب) مسلمانوں کو سیاسی اہمیت کے پیش نظر اخیس مجلس قانون ساز اور میرک منصب اور اوں میں آبادی کے تابع سے زیادہ نمائندگی دی جائے۔ واسیں اسے نہذکر یعنی دلایا کر مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مطالبات کی حفاظت کی جائے گی۔ اس نے مسلمانوں کے دونوں نہ کوہ مطالبات درست اور جائز سمجھتے ہوئے انھیں حلیم کرنے کا وعدہ کیا۔ شمل و فد کی کامیابی سے مسلمانوں کو اپنی بہتری کے لیے مزید سوچنے اور آگے بڑھ کر حقوق حاصل کرنے کا حوصلہ ملا۔

لیا گیا۔ *

v. گول بیز کانفرنس 1930ء میں ہوئی۔ ✓

vi. دوسری جنگ عظیم 1939ء میں شروع ہوئی۔ ✓

4. خالی جگہ پر کریں۔

i. 1927ء میں سر جان سائمن کی کارکردگی میں بر صیر میں سائمن کیش آیا۔

ii. قائد اعظم نے 28 مارچ 1929ء میں چودہ نکات پیش کیے۔

iii. برطانوی حکومت نے 1930ء سے 1932ء تک لندن میں گول بیز کانفرنس منعقد کیں۔

iv. برطانوی حکومت نے 11 نومبر 1930ء کو لندن میں پہلی گول بیز کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا۔

v. نہرور پورٹ فروری 1928ء میں پیش کی گئی۔

5. کالم اف کو کالم ب سے ملا کر درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم (ج)	کالم (ب)	کالم (ا)
1939ء	22 دسمبر 1939ء	شریف پورٹ
1939ء	22 دسمبر 1935ء کا یکٹ	یوم نجات
1938ء	15 نومبر 1939ء	نہرور پورٹ
1937ء	15 نومبر 1938ء کا قیام	کامگری وزارتوں کا قیام
1935ء	1937ء	صوبوں کی خود مختاری

6. تفصیل کے ساتھ جواب دیں۔

i. قائد اعظم نے چودہ نکات لکھیں۔

جواب: قائد اعظم نے 28 مارچ 1929ء میں مسلم

ایگ کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ قائد اعظم نے اس اجلاس میں

مسلمانوں کے نقطہ نظر سے رہنماء صوبوں کا ایک خاکہ پیش کیا جو بعد میں

قائد اعظم نے چودہ نکات کے نام سے مشہور ہوا۔

چودہ نکات: 1. آئین و فاقی طرز کا ہو، جس میں صوبوں کو زیادہ

سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔

2. تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔

3. تمام مجلس قانون ساز اور دیگر منتخب اداروں میں اقلیتوں کو موثر

نمائندگی دی جائے اور یہ خال رکھا جائے کہ کوئی اکثریت اقلیت میں نہ

بدلی جائے۔ 4. مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی

ایک تھائی سے کم نہ ہو۔ 5. جدا گانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لا گو ہوگا

جدا گانہ انتخابات کے اصول کو چھوڑنے پر غور کر سکتی ہے۔

ii. نہرور پورٹ کے جواب میں قائد اعظم نے کتنی تراجمہ پیش کیں؟

جواب: نہرور پورٹ کے جواب میں قائد اعظم نے تین تراجمہ

پیش کیں جو مدد و جذبیں ہیں: 1- مرکز میں مسلم نمائندگی ایک تھائی

کے کم نہیں ہوئی چاہیے۔ 2- پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی

آزادی کے نتال سے مخصوص نشیش ہوئی چاہیے۔

3- آئین کی شکل صوبوں میں شامل بقا یا طاقتلوں کے ساتھ وفا قی ہوئی

چاہیے۔

iii. 22 دسمبر 1939ء کو ہندو راج کے خاتے پر قائد اعظم نے

مسلمانوں سے کیا اعلیٰ کی؟

جواب: قائد اعظم نے مسلمانوں کو یوم نجات منانے کی اپیل کی۔

iv. کامگر اور مسلم ایگ کے سائمن کیش کا با یکاٹ کیوں کیا؟

جواب: سائمن کیش: حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایک

1919ء کو ناذکرتے وقت پر اعلان کیا تھا کہ حکومت ہر دس سال بعد

دستوری اصلاحات کے لیے کیش مقرر کیا کرے گی، چنانچہ نومبر

1927ء میں سر جان سائمن کی سرکردگی میں ایک کیش بر صیر آیا اسے

سائمن کیش کہتے ہیں۔ چونکہ اس کیش میں کوئی ہندوستانی رکن نہ تھا اس

لیے کامگر اور مسلم ایگ دونوں نے اس کیش کا با یکاٹ کیا، جبکہ پنجاب

یونیورسٹ پارٹی اور مسلم ایگ (شیعی گروپ) نے حمایت کی۔ اس پر لارڈ

برکن ہیڈ جو اس وقت وزیر برائے امور ہند تھا، نے کہا کہ حکومت جو کچھ کر

سکتی تھی اس نے کر دیا۔ اب ہندوستانی لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا

دستور یا لائیک اعلیٰ پیش کریں جس پر تمام سیاسی جماعتیں متفق ہوں۔

v. پہلی گول بیز کانفرنس میں کون کون سے نمائندے شامل تھے؟

جواب: کانفرنس میں قائد اعظم نے، سر آغا خاں، مولانا محمد علی جوہر،

مرحوم شفیع اور مولوی فضل الحق شامل تھے۔

3. درست بیان کے سامنے (۷) اور قلط بیان کے سامنے (۸)

لشان لگائیں۔

i. دہلی تجاذب میں سندھ کو صوبہ بھی سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا

گیا۔ ✓

ii. کامگر اور مسلم ایگ نے سائمن کیش کا با یکاٹ نہ کیا۔ ✗

iii. نہرور پورٹ میں مسلمانوں کے جدا گانہ انتخابات کا اصول تسلیم کر

جائے۔ خواہ یہ ریاست برتاؤی حکومت کے اندر خود فتح عالمی عامل کرے، خواہ اس کے باہر۔ مجھے تو ایسا نظر آ رہا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں مسلمانوں کو آخر کار ایک مظلوم مسلمان ریاست قائم کر پڑے گی۔ علامہ محمد اقبال بھٹکے کا خطبہ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ خطبہ مسلمانوں کے لیے روشنی کا ایسا بخارنا جس نے انھیں ایک نئی راہ دکھائی اور ایسی منزل کی طرف رہنمائی کی جس کے بغیر ان کے سائل کا حل ناممکن تھا۔ سائمن کیشن 1927ء کی ناکامی اور نہرو رپورٹ 1928ء پر مسلم لیگ کی کڑی تقید نے ہر دو آئینی اقدامات کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کر دی کیونکہ اس روپورٹ میں مسلمانوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس موقع پر بریغیر کے قائدین سے گفت و شنید کے لیے برتاؤی حکومت نے لندن میں سرکاری ملازمتوں میں ان کی اہمیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

iii. قائد اعظم بھٹکے نے ولی تجوادیز کیوں پیش کیں؟ اس کا تمثیل بیان کریں۔

جواب: تجوادیز دہلی: تحریک خلافت کے بعد آئینہ اصلاحات کے لیے جدوجہد تیز ہو گئیں۔ مسلمان اپنے سیاسی تحریکات کے لیے جدا گانہ انتخاب کو ضروری سمجھتے تھے۔ نیز وہ آبادی کے تناوب سے زیادہ نمائندگی چاہتے تھے جبکہ انگریز ان مطالبات کے خلاف تھی۔ تاہم انہیں انکے رہنماء موجود تھے جو دونوں اقوام کے مابین اتحاد چاہتے تھے۔ ان میں قائد اعظم بھٹکے بھی پیش تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ دونوں اقوام کے درمیان فرقہ وارانہ اخلاقیات ختم ہو جائیں تاکہ دونوں قومیں مل کر آزادی کے لیے جدوجہد کر سکیں۔ کاغذیں کے پلیٹ فارم سے بھی پار بار مطالبه کیا جا رہا تھا کہ مسلمان اگر اپنے جدا گانہ انتخاب سے دستبردار ہو جائیں تو ان کے دیگر مطالبات مانے جاسکتے ہیں۔ قائد اعظم بھٹکے نے اس پر غور کرنے کے لیے 1927ء میں ولی میں مسلمان قائدین کی کاغذیں بلائیں۔ اس کاغذیں نے مسلمانوں کے سائل پر غور کرنے کے بعد چند تجوادیز مرتب کیں۔ انھیں تجوادیز دہلی کہا جاتا ہے۔ قائد اعظم بھٹکے نے اعلان کیا کہ اگر ہندو، مسلمانوں کو سیاسی تحریکات دینے کے لیے تباہ ہوں تو مسلم لیگ جدا گانہ انتخابات کے اصول کو چھوڑنے پر غور کرتی ہے۔ تجوادیز دہلی میں سے چند اہم تجوادیز درج ذیل ہیں۔

اہم تجوادیز: 1. سندھ کو بھی سے الگ کر کے صوبہ بنایا جائے۔ 2. صوبہ سرحد اور بلوچستان میں دوسرے صوبوں کی طرح آئینی اصلاحات نافذ کی جائیں۔ 3. صوبہ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو سرحد، سندھ اور بلوچستان کے صوبوں کو ملا کر ایک ریاست بنادی

ابتدا گر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔ 6. اگر کبھی صوبوں کی حدود میں تہذیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس تہذیلی کا مسلم اکثریت والے صوبوں یعنی پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی خیبر پختونخواہ صوبے پر اثر نہ پڑے۔

7. تمام فرقوں کو یکساں اور مکمل نہیں آزادی حاصل ہو۔ 8. اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی ممبران اسکی مسودہ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے مسترد قرار دیا جائے۔

9. سندھ کو صوبہ بھی سے الگ کر دیا جائے۔

10. صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبے میں دوسرے صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔ 11. مسلمانوں کو تمام سرکاری ملازمتوں میں ان کی اہمیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

12. مسلمانوں کو ہر قسم کا نہیں وثائقی تحفظ دیا جائے۔

13. صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔ 14. وفاق میں شامل صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردود بدل نہ کیا جائے۔

11. خطبہ اللہ آباد کا خلاصہ اور اہمیت تحریر کریں۔

جواب: خطبہ اللہ آباد: دسمبر 1930ء میں بریغیر کے کئی رہنمای جن میں گول میز کاغذیں میں مصروف تھے اور مستقبل کے انتظامات پر غور کر رہے تھے تو مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لا آباد میں بلا یا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت علامہ محمد اقبال بھٹکے نے کی۔ ان کا صدارتی خطبہ بریغیر کی سیاسی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اپنے خطبے میں علامہ اقبال بھٹکے نے دوقوی نظریے پر روشنی ڈالی اور دلائل سے ثابت کیا کہ بریغیر دو قوموں کا وطن ہے اور مسلمان اس ملک میں ایک الگ اور مکمل قوم ہیں۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جس میں سیاسی، معاشری اور ثقافتی سائل کے بارے میں مکمل رہنمائی موجود ہے نیز مسلمان کی حالت میں بھی اپنے مذہب سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ اگر ہندو اور گیریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کر کے آزادی کی زندگی برسر کرنا چاہتے ہیں تو مسلمان بھی ہندوؤں سے الگ ہو کر اپنے آزاد وجود کے قیام کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ ان حالات میں بریغیر کے آئینی سائل کا صرف ایک ہی حل ہے کہ مسلم اکثریتی علاقوں کو الگ آزاد ملک کی حیثیت دی جائے۔ اپنے خطبے کا مرکزی خیال پیش کرتے ہوئے علامہ محمد اقبال بھٹکے نے فرمایا: "میری خواہش ہے کہ پنجاب،

آہادی کے تابع سے نمائندگی دی جائے۔ 4. مرکزی اسپلی میں
پر محصور کیا اور ماتھوں پر تملک لگانے کو کہا جانے لگا۔ بچوں کو بندے
ماترم کا ترانہ گانے کے لیے مجبور کیا گیا جس میں مسلمانوں کے خلاف
جذبات کو ابھارا گیا تھا۔ اس روپے کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں نے الگ
ملک کے مطابق کی شدت اور بڑھنی۔ 1938ء میں محمد علی جناح پہنچنے
پہنچا جلاس میں قائدِ اعظم پہنچنے کے خطاب سے نوازے گئے۔ 1939ء
میں جب کا گھری وزارتیوں کا خاتمہ ہوا تو قائدِ اعظم پہنچنے نے مسلمانوں کو
22 دسمبر 1939ء کو یومِ نجات منانے کا مشورہ دیا۔

7. نہرو پورٹ کے اہم نکات بیان کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ
مسلمانوں نے اس پورٹ کی خلافت کیوں کی؟

جواب: نہرو پورٹ: لارڈ برکن ہیڈ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے
وزیری 1928ء میں دہلی میں آں پاریز کا انفرنس متعقد ہوئی تاکہ کوئی
بھروسہ نہ ہو سکا۔ تمام سیاسی جماعتوں کو اپنے موقع پر نظر ثانی کا
 موقع فراہم کرنے کے لیے اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ کانفرنس کا دوبارہ
اجلاس بھی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پہنچت موتی لال نہرو کی
صدرت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی، جس میں علی امام اور شعیب قریشی
نے مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ اس کمیٹی کی روپورٹ ”نہرو پورٹ“ کے
نام سے مشہور ہے۔

نہرو پورٹ مسلم مفادات کے خلاف تھی۔ اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ:
1. جدا گانہ انتخابات کا اصول ختم کیا جائے۔

2. اسپلیوں میں مسلمانوں کے لیے کشیدن مخصوص نہ کی جائیں۔

3. مسلم اقلیت کے صوبوں میں اصول توازن برقرار رکھا جائے۔

4. مرکز میں مسلمانوں کو ایک تہائی کی بجائے ایک چوتھائی کشیدن
دی جائیں۔

مسلم ایک کاروائی: نہرو پورٹ سے ہندوستانہ زہنیت کھل کر سامنے آئی گی۔ چونکہ یہ سفارشات مسلمانوں کے مفادات کے سارے خلاف تھیں، اس لیے مسلمانوں نے محسوس کیا کہ اگر ان تجویز کو قبول کر لیا گیا تو وہ بیش کے لیے ہندوؤں کے غلام بن کر رہ جائیں گے۔ نہرو پورٹ کے خلاف مسلمان تحد ہو گے۔ دہلی میں سر آغا خاں کی صدارت میں آں پاریز مسلم ایک کا انفرنس 31 دسمبر 1928ء سے کم جزوی 1929ء تک جلاں کیں جس میں قائدِ اعظم پہنچنے کی جھوٹے کی غرض سے نہرو پورٹ میں چار تر ایسیں پیش کیں، جن میں سے تین کا تعلق مسلمانوں سے تھا گھر کا گھر اور نہرو نے تھکرایا۔ اس پر قائدِ اعظم پہنچنے نے فرمایا کہاب ہندوؤں اور مسلمانوں کے راستے الگ الگ ہیں۔

7. 1937ء کی کا گھری وزارتیوں کے مظالم بیان کریں۔

جواب: مسلمانوں کے لیے کا گھری پالیسی: وزارتیں قائم کرنے کے بعد کا گھریں نے مسلمانوں کے تشخص کے خاتمے کا پروگرام بنایا۔ ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کے مذہب پر پابندی لگانے کی کوششیں کیں۔ مسجدوں کے باہر سوراخ کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کرائے۔ سکولوں میں اردو کی جگہ ہندی رائج

سرگرمیاں

☆ اپنی جماعت میں یومِ قائدِ اعظم پہنچنے کی تقریب منعقد کریں۔

جواب: عملی کام

☆ پھر طلب کو جگ قیمت دوم میں مسلمانوں کے کوارکے ہارے لئی تائے۔

جواب: عملی کام

معروفی و انشائی سوالات

(بمطابق اجتماعی طریقہ کا رہنمایا ایکراں منبع کمیشن)

کثیر الاتھابی سوالات

1. کس ایکٹ کے تحت صوبوں کو خودختاری دی گئی؟

(a) 1935ء کے (b) 1924ء کے

(c) 1929ء کے (d) 1930ء کے

2. لا لاجھت رائے نے کس میں ہندو مسلم سے کامل بر سیر کی روپی
بنیاد پر تحریم کو فرا دیا؟

(a) 1924ء میں (b) 1935ء میں

(c) 1932ء میں (d) 1931ء میں

3. سکھر صوبے میں مسلم ایک کی شخصیت آئمہ ہو چکی۔

(a) 1932ء (b) 1924ء (c) 1937ء (d) 1939ء

4. نہرو پورٹ کب تاریخ کی گئی؟

(a) فروری 1927ء (b) جنوری 1927ء

(c) جنوری 1928ء (d) فروری 1928ء

5. قائدِ اعظم نے مسلمانوں کو یومِ نجات منانے کا مشورہ کب دیا؟

(a) 22 دسمبر 1939ء میں (b) 22 دسمبر 1937ء میں

(c) 21 دسمبر 1939ء میں (d) 23 ستمبر 1939ء میں

1931ء کو لندن میں دوسری گول بیز کا نظر منعقد ہوئی۔ ہندوستانوں سے اڑاکنیوں کے حل کے لیے انگریز حکومت کو اختیار دے دیا۔ اس کا نظر میں رکاوٹیں کے مسائل کے حل پر زور دیا گیا۔ گاندھی نے ہر قدم پر کا نظر کے کام میں بڑی سخت مخالفت کی۔ کافرنز کے دوران میں اچھوتوں کو الگ اقلیتیں اڑاکنی کے سفارش کی میں لیکن گاندھی کی صورت میں بھی اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے پر رضامند نہیں تھے۔ اگر اچھوتوں کو جو صدیوں سے ہندوؤں کے قلمروں کا خالہ اور بے حق تھے، الگ قوم تعلیم کر لیا جاتا تو ان کی تعداد ہندوؤں سے بڑھ جاتی، اس طرح ہندو بُرخیر میں اپنی مانی نہ کر پاتے۔ گاندھی نے اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے پر سخت اعتراض کیا۔

سوال نمبر 2(a): خیر بخونخوا اور بلوچستان میں ہونے والی اصلاحات کا چاہروں لیں۔

جواب: صوبہ سرحد (خیر بخونخوا) اور بلوچستان میں اصلاحات: بر سفیر کے شال مغرب میں شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیر بخونخوا) اور بلوچستان واقع تھے جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ یہ علاقے انتہائی پسماندہ تھے۔ سرحد کو 1901ء میں صوبہ کا درجہ دیا گیا۔ اس سے پہلے وہ ختاب کا حصہ تھا۔ یہاں کے لوگوں نے ماسک کیشن میں قانونی اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ قائد اعظم ہنستھنے 1929ء میں سرحد حقوق کا مکمل تحفظ موجود ہو۔ اس دوران میں حکومت برطانیہ نے بر سفیر کے سیاسی حل کے لیے لندن میں گول بیز کافرنز کا اعتماد کیا۔

1935ء کے ایک کمیٹ کے تحت اس کو دوسرے صوبوں کی طرح برادری درج دیا گیا۔ بر سفیر کے عوام نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 1947ء میں مسلم لیگ نے اس صوبے کی کافرنزی حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک چائی۔ 3 جون 1947ء کو حکومت برطانیہ نے مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تعلیم کر لیا۔ اس صوبہ کے عوام نے استھواناب رائے میں پاکستان کے حق میں قبضہ دیا، جس کے بعد بر سفیر کے عوام نے اس کا حصہ بن گیا۔ برطانوی دور حکومت میں بلوچستان کو صوبہ کا درج صوبہ پاکستان کا حصہ بن گیا۔ اس کا حصہ بلوچستان میں ہندوستان میں شامل تھا، کافرنز میں شرکت کی۔ اس کافرنز میں بر سفیر کے سیاسی طرز حکومت رائج کرنے پر ملک اتفاق ہو گیا۔ اس موقعے پر بارہ کیشیاں ہنائی گئیں جنہوں نے شمال مغربی سرحدی صوبے میں اصلاحات کے نفاذ، اقلیتی امور اور سندھ کو سنبھالنے کے بارے میں سفارشات پیش کیں۔

(c) دوسری گول بیز کا نظر میں کب اور کیس ہوئی؟

جواب: دوسری گول بیز کا نظر: پہلی گول بیز کافرنز 19 جنوری 1931ء کو شتم ہو گئی۔ کافرنز کے دوران ہی برطانوی حکومت اور دیگر نمائندوں کو اس بات کا

(b) صوبہ سندھ کی بھٹی سے ملجمی کب اور کیس ہوئی؟

جواب: صوبہ سندھ کی بھٹی سے ملجمی: انگریزوں کے دور میں سندھ ایک مسلم احساس ہو گیا تھا کہ کافرنز کی شرکت کے بغیر کافرنز کا انعقاد بے سود ہے۔ اور 5 مارچ 1931ء کو گاندھی اور دن بھوتے ملے پایا۔ جس کی رو سے کافرنز نے سول نافرمانی کی تحریک و اپس لے لی اور حکومت نے تحریک کے دوران گرفتار ہوئے دور کرنے کے لیے اس کو سنبھالنے کے مطالبہ شروع کر دیا۔ 1927ء میں ولی میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائد اعظم محمد علی جناح نے سندھ کو سنبھالنے والے تمام رضا کاروں کو رہا کر دیا۔ کافرنز دوسری گول بیز کافرنز میں شرکت پر آمارہ ہو گئی۔ ماسٹر تاراسنگھ نے گاندھی کو سکھوں کا بھی رہنمائی کرتے ہوئے سڑھ نیکات دے کر سندھ نمائندگی کا حق دیا۔ ان سڑھ نیکات میں ختاب کی نہیں بیانوں پر تقسیم کا مطالبہ بھی شامل تھا۔ یاد رہے کہ 1924ء میں لا لاجپت رائے نے بھی کے سندھ اور بھٹی میں کوئی چیز مشترک نہیں ہے، لہذا سندھ کو الگ صوبہ بنانا چاہئے تاکہ اس صوبہ کی ترقی ہو سکے۔ 1932ء میں حکومت نے کیوں الگ اور ایسا کیا تھا۔ 17 ستمبر

انشا یہ سوالات

سوال نمبر 1(a): چودہ نیکات کی اہمیت ہماں کریں۔

جواب: چودہ نیکات کی اہمیت: یہ نیکات بر سفیر کی مسلم تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ نیکات مسلمانوں کے سیاسی مستقبل کی مہانت تھے۔ ان پر عمل ہوتا تو اس بات کا خطرہ نہ رہتا کہ مسلمان قلام میں جائیں گے یا ان کا جدا گانہ تو قوی شخص فتح ہو جائے گا۔ تہذیب و پورث کے خلاف ان جو ایلی تجادیز نے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دیا اور مسلم لیگ کے دنوں دھڑے تھے ہو گئے۔ آئندہ یادی برس میں یہ نیکات ہندوؤں سے یہ اہمیت رکھنے والی اصلاحات کا چاہروں لیں۔

پاس: مسلمانوں نے ان میں سے کئی نیکات پر عمل ہوتا کہ مسلم قوم کے یہ مطالبات جائز تھے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کافرنز کی مسلم دینی طاہر ہوتی جا رہی تھی۔ تہذیب و پورث اور قائد اعظم ہنستھنے کے چودہ نیکات بر سفیر کے آئینے و سیاسی مسائل کے حل کے لیے دو مقابلہ خاوریں تھیں۔ کافرنز مسلمانوں کا الگ سیاسی وجود مانے کو تیار نہ تھی بلکہ مسلمان کسی ایسے آئینی حل کو تعلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھے جس میں ان کے جائز حقوق کا مکمل تحفظ موجود ہو۔ اس دوران میں حکومت برطانیہ نے بر سفیر کے سیاسی حل کے لیے لندن میں گول بیز کافرنز کا اعتماد کیا۔

(b) پہلی گول بیز کافرنز کب اور کیس ہوئی؟

جواب: پہلی گول بیز کافرنز: برطانوی حکومت نے 11 نومبر 1930ء کو لندن میں گول بیز کافرنز منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ کافرنز نے اس کافرنز میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ مسلمانوں کی طرف سے اخراجہ نمائندوں نے، جن میں قائد اعظم ہنستھنے، سر آغا خاں، مولانا محمد علی جوہر، سر محمد شفیع اور مولوی فضل الحق بھی شامل تھے، کافرنز میں شرکت کی۔ اس کافرنز میں بر سفیر کے سیاسی طرز حکومت رائج کرنے پر ملک اتفاق ہو گیا۔ اس موقعے پر بارہ کیشیاں ہنائی گئیں جنہوں نے شمال مغربی سرحدی صوبے میں اصلاحات کے نفاذ، اقلیتی امور اور سندھ کو سنبھالنے کے بارے میں سفارشات پیش کیں۔

(c) دوسری گول بیز کافرنز کب اور کیس ہوئی؟

جواب: دوسری گول بیز کافرنز: پہلی گول بیز کافرنز 19 جنوری 1931ء کو شتم ہو گئی۔ کافرنز کے دوران ہی برطانوی حکومت اور دیگر نمائندوں کو اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ کافرنز کی شرکت کے بغیر کافرنز کا انعقاد بے سود ہے۔ اور 5 مارچ 1931ء کو گاندھی اور دن بھوتے ملے پایا۔ جس کی رو سے کافرنز نے سول نافرمانی کی تحریک و اپس لے لی اور حکومت نے تحریک کے دوران گرفتار ہوئے دور کرنے کے لیے اس کو سنبھالنے کے مطالبہ شروع کر دیا۔ 1927ء میں ایک کرنسی کے اجلاس میں قائد اعظم محمد علی جناح نے سندھ کو سنبھالنے والے تامہنگانے گاندھی کو سکھوں کا بھی رہنمائی کرتے ہوئے سڑھ نیکات دے کر سندھ نمائندگی کا حق دیا۔ ان سڑھ نیکات میں ختاب کی نہیں بیانوں پر تقسیم کا مطالبہ بھی شامل تھا۔ یاد رہے کہ 1924ء میں لا لاجپت رائے نے بھی کے سندھ اور بھٹی میں کوئی چیز مشترک نہیں ہے، لہذا سندھ کو الگ صوبہ بنانا چاہئے تاکہ اس صوبے کی ترقی ہو سکے۔ 17 ستمبر

کئے۔ آپ کی انحصار کوششوں سے چندی سالوں میں مسلم لیگ بھرنا تو جماعت بن گئی۔ اس میں سندھ کوہمنی سے طیورہ کرنے کا مطالبہ تائیم کر لیا کیا اور ہر 1935ء کے ابک کرتے سندھ کوہمنی سے الگ کر کے طیورہ صوبہ بنایا گیا۔

(b) 1937ء کے انتخابات کب اور کیوں ہوئے؟

جواب: 1937ء کے انتخابات: 1935ء کے ایکٹ کے تحت فروری، مارچ

1937ء میں صوبائی اسٹبلیوں کے انتخابات منعقد ہوئے۔ اس میں تمام سیاسی

جماعتوں نے حصہ لیا۔ کامگرس نے سب سے زیادہ (ششیں) حاصل کیں۔ کامگرس سب سے بڑی جماعت بن کر سامنے آئی۔ مسلم لیگ کسی بھی صوبے میں اکثریت حاصل نہ کر سکی۔ بر صیر کے گیارہ صوبوں میں انتخابات ہوئے۔ کامگرس نے 11 میں سے 7 صوبوں، مدراہ، بہمنی، یونی، کی پی، بہار، اڑیسہ اور سرحد (خیبر پختونخوا) میں وزارتیں قائم کیں۔ پنجاب میں برلندری حیات، سندھ میں سر نلام جیسیں بنا دیتے۔

بنگال میں مولوی نفضل الحق اور آسام میں مسلم مدد اشٹے نقوٹ و زارشی قائم کیں۔

1937ء کے صوبائی انتخابات میں صوبائی اسٹبلیوں کی کل ششیں 1585 تھیں۔

کامگرس نے کل 715 ششیں حاصل کیں۔ کامگرس نے 58 ملتوں میں اپنے

مسلمان امیدوار کمرے کے تھے جن میں صرف 26 کامیاب ہوئے۔ 492

ششیں مسلمانوں کے لیے منتخب تھیں۔ مسلم لیگ نے 108 ششیں حاصل کیں۔

مسلم لیگ اور کامگرس نے پنجاب میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اصل میں مسلم لیگ نے بیش قومی سطح کی سیاست کی اور ہبھی مرتب 1937ء کے انتخابات میں حصہ لیا۔ پنجاب میں مسلم لیگ کے بارہ میں سے دو امیدوار پر غصہ علی خال اور ملک برکت علی کامیاب ہوئے، لہذا پنجاب میں یونیورسٹی پارٹی نے اگر بڑوں، ہندوؤں اور سکھوں کی مدد سے انتخابات جیت کر اپنی حکومت بنائی۔

(c) مسلم لیگ کی تحریک تو چریکری کریں۔

جواب: مسلم لیگ کی تحریک: 1934ء کا قائد اعظم تھا۔

وہ میں آئے اور بڑوں میں تیم مسلم لیگ کے اتحاد کی طرف توجہ دی۔ اس طرح دونوں

مسلم لیگ میں اتحاد ہو گیا۔ چند لمحے قیام کے بعد آپ واپس برطانیہ چلے گئے اسے آپ کی غیر حاضری میں بھی کے مسلمانوں نے آپ کو مکرر ایسی باری کے لیے بلا مقابلہ نمائندہ ہونا لیا۔ اس کے لیے آپ 1935ء میں مستقل طور پر بر صیر میں واپس آگئے۔ جب 1937ء کے صوبائی کونسلوں کے انتخابات منعقد ہوئے تو اس کے نتائج مسلمانوں کے لیے حوصلہ افزائی نہیں تھے۔ لیکن اس صورت حال سے قائد اعظم پہنچے مایوس نہیں ہوئے۔ آپ نے مسلمانوں کی سیاسی تربیت میں دن رات ایک کر دیا۔

چند ماہ کے اندر ہری صرف یوپی میں مسلم لیگ کی 170 ناخصیں کھل گئی۔ 1937ء تک

ہر صوبے میں مسلم لیگ کی شاخصیں قائم ہو چکی تھیں۔ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ جلاس میں قرارداد پاکستان مظہور کی گئی۔ اس جلاس میں قائد اعظم پہنچے

نے ایک طویل صدارتی تقریر میں بر صیر کے مسلمانوں کے درپیش سائل اور ان کے

حل پر دشمنی ڈالی۔ اپریل 1941ء میں مسلم لیگ کے سالانہ جلاس میں اس قرارداد

کو مسلم لیگ کی منزل قرار دیا گیا اور اسے لیگ کے منشور میں شامل کر لیا گیا۔ مسلم لیگ

نے اسے منظور کرانے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ جس کے نتیجے میں وہ تھوڑے

ایک حصہ میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت اختیار کر گئی اور مشکلات

کے باوجود مطالباً پاکستان کو تسلیم کروانے میں کامیاب ہو گئی۔

1935ء کے ایکٹ کے کوئی سے تمدن خدوخال ہمان کریں۔

جواب: 1۔ وقتی طرز حکومت: اس ایکٹ نے بر صیر کے لیے وقتی نظام دیا۔

انبارات مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں تیسیں کرو دیے گئے۔

2۔ اسرائیل (گورنر جنرل): واسطے (گورنر جنرل) کے اختیارات کافی

وہی تھے۔ وہ کسی کو نسل، کا بینہ یا متنفس کو جواب دہنیں تھے۔ عوام کے حقوق کی حفاظت کر، حکومت کی مالیاتی حیثیت کو تحفظ نہ رکھنا، برطانیہ کی بر صیر سے تجارت کو ترقی دینا اور اگر بڑا بڑوں کو سہولت بہم پہنچانا غیرہ جیسے فرائض ادا کرنا تھے۔

3۔ وقتی مخفق: بر صیر کی مرکزی مخفقہ دوایرانی بنائی گئی۔ گورنر جنرل مخفقہ کا سر برہاء

تھا۔ (i) کو نسل آف میٹ: اس کو نسل کے کل ارکان 260 تھے۔ صوبوں سے

156 اور ریاستوں سے 104 ارکان لیے گئے۔ ہر کوئی کی معیادتیں سال تھیں۔

(ii) وقتی آبلی: اس کے کل ارکان 375 تھے۔ ان میں ریاستوں سے 125 اور

مردوں سے 250 ارکان لیے جانے کا فیصلہ ہوا۔ وقتی آبلی کی معیاد پانچ سال روکی گئی۔

سوال نمبر 3(a): آئل اٹھیا مسلم لیگ کا قیام و ضاحت سے بیان کریں۔

جواب: آئل اٹھیا مسلم لیگ کا قیام 36-1926ء: آئل اٹھیا مسلم لیگ کا قیام

30 نومبر 1906ء کو نسل میں آیا۔ ابتدائی مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور حکومت کی

وقاداری اس کے آئین میں شامل تھی۔ بدلتے ہوئے حالات نے اسی جماعت کو

محور کیا کہ اپنی سیاسی جماعت کے مقاصد تبدیل کر دیں۔ 1905ء میں تعمیر بنگال

سے مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوا تھا۔ لیکن جب 1911ء میں تعمیر بنگال کی تحریک کا

اعلان کیا گیا تو مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا۔ اس موقع پر مسلمانوں نے آئل اٹھیا مسلم

لیگ کے آئین میں تجدیلی کی شدید ضرورت محسوس کی۔ اس زمانے میں دو سیاسی

جماعتوں کی رکنیت کی اجازت تھی۔ قائد اعظم پہنچنے کا تحریک مجرم ہونے کے ساتھ

ساتھ 1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختار کر لی اور ہندو مسلم اتحاد کی کوششیں

تیز کر دیں۔ اس طرح معاہدہ لکھنؤ بھی ہوا۔ مسلم لیگ کا بہت بڑا کارناہ تھا کیونکہ

اس معاہدہ میں کامگرس نے مسلمانوں اور مسلم لیگ کی جدگاہ حیثیت کو تسلیم کر لیا تھا۔

دلی تجاذب اور سائنس کیمی کے سایکلٹ کے سوال پر 1927ء میں مسلم لیگ دو

صوبوں میں بہت گئی۔ جس کی وجہ تازہ عدالت کا نام انتخاب تھا۔ لہذا مسلمانوں کا اپنا اتحاد

جس کی ترجیح مسلم لیگ کرتی تھی، ختم ہو گیا۔ جس نہر پورت پیش کی گئی اور اس

ہر خاتم اتحاد کیا گیا جبکہ جبکہ جبکہ اور تقریریں کی ٹھیک جن میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ

مسلمانوں کی زندگی اور بہتری کا احصار مسلم لیگ کے طاقت در ہونے پر ہے۔ جنما

لیگ اور شیخ لیگ میں جو تھوڑے بہت اختلافات تھے، 1929ء میں قائد اعظم پہنچنے

کے چودہ نکات کے بعد ختم ہو گئے۔

جس قائد اعظم پہنچنے انگلستان چلے گئے تو مسلم لیگ کا فی کمزور ہو گئی۔ 1930ء میں

مسلم لیگ کے سالانہ جلاس میں ال آباد میں علامہ محمد اقبال پہنچنے صدارتی خطبہ

دے کر مسلم لیگ کی نظریاتی جنگ کو جاری رکھا۔ اور بر صیر میں علیحدہ مسلم ریاست

(پاکستان) کا تصور دیا۔ مسلم لیگ کی کمزور حالت کو دیکھتے ہوئے قائد اعظم پہنچنے

1934ء میں واپس وطن تشریف لائے اور مسلم لیگ کو فعال کرنے میں مصروف ہو

7. لیات ملی خان کس جھکے کے درمیں بنے؟
جواب: لیات ملی خان نگہ خدا شاہ کے درمیں بنے۔
3. خالی چکہ پر کریں۔
- i. شملہ کانفرنس میں مسلم لیگ کی نمائندگی ~~کام عظم~~ نہیں سنکریں۔
- ii. دسمبر 1945ء میں مرکزی اسمبلی کے انتخابات ہوئے۔
- iii. کانفرنس کی طرف سے شملہ کانفرنس میں نمائندگی ~~کام عظم~~ آزاد نہیں کی۔
- iv. 1945-46ء کے انتخابات میں کانگرس نے صوبہ بہمنی سترہ نشیں حاصل کیں۔
- v. وزارتی مشن کی تجویز کے مطابق مرکزی حکومت کے پاس فتحی جھکے تھے۔
- vi. درستہ بیان کے سامنے (v) اور غلط بیان کے سامنے (x) نشان لگائیں۔
- vii. انگریزوں کے خلاف ہندوستان چھوڑ دو تحریک ہندوؤں نے شروع کی۔ ✓
- viii. شملہ کانفرنس 1945ء میں یہ طے پایا کہ نئی مرکزی حکومت میں پانچ مسلمان وزیر یہیں جائیں گے۔ ✓
- ix. 18 جولائی 1946ء کو برطانوی پارلیمنٹ نے قانون آزادی ہند منظور کیا۔ ✗
- x. قائد اعظم ~~مذہبی~~ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ ✓
- xii. ریڈ کلف کو صرف پنجاب حد بندی کیشن کا چیزیں مقرر کیا گیا۔ ✗
5. کالم 'الف' کو کالم 'ب' سے ملا کر درست جواب کالم 'ج' ملیں۔
- | کالم (ج) | کالم (ب) | کالم (اف) |
|-----------------|-----------------------|--------------------------------------|
| 18 جولائی 1947ء | قانون آزادی ہند 1945ء | شعلہ کانفرنس کا انتقاد |
| 1945ء | شیر بھال فعل الحق | کیوں الیوارڈ 18 جولائی 1947ء |
| 1932ء | شیر بھال فعل الحق | قرارداد لاہور |
| بھبھی | بھبھی | جناب مذہبی گاندھی مذاکرات |

باب نمبر 5: قیام پاکستان کے لیے جدوجہد

مشقی سوالات کا حل

1. درست جواب پر (v) کا نشان لگائیں۔
2. قرارداد لاہور کب منظور ہوئی؟
- (الف) 1939ء (ب) 1940ء (ج) 1941ء (د) 1942ء
- ii. شملہ کانفرنس کب بلائی گئی؟
- (الف) 1943ء (ب) 1944ء (ج) 1945ء (د) 1946ء
- iii. وزارتی مشن کی تجویز میں موبوں کے کتنے گروپ بنائے گئے؟
- (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ
- iv. لیات ملی کی سرکردگی میں مسلم لیگ کے کتنے ارکان مرکزی حکومت میں شامل ہوئے؟
- (الف) تین (ب) پانچ (ج) سات (د) نو
- v. لارڈ ماکنٹیشن نے کب دائرائے کے عہدے کا چارج سنبھالا؟
- (الف) 1944ء (ب) 1945ء (ج) 1946ء (د) 1947ء
2. مختصر جواب دیں۔
- i. قرارداد لاہور کے اجلاس کی صدارت کس نے کی؟
- جواب: قرارداد لاہور کے اجلاس کی صدارت قائد اعظم ~~مذہبی~~ نے کی۔
- ii. ہندوستان چھوڑ دو تحریک کا مقصد کیا تھا؟
- جواب: "ہندوستان چھوڑ دو" تحریک کا مقصد یہ تھا کہ انگریز حکومتی اختیارات ہندوؤں کے حوالے کر کے اپنے ملک واپس چلے جائیں۔
- iii. جناح "گاندھی مذاکرات (1944ء)" کیوں ناکام ہوئے؟
- جواب: گاندھی نے دو تویی نظریے کو مانے سے انکار کر دیا اور ملک کی تقسیم سے پہلے آزادی پر اصرار کیا۔ لہذا جناح "گاندھی مذاکرات ناکام" ہوئے۔
- iv. شملہ کانفرنس میں مسلم لیگ کی نمائندگی کس نے کی؟
- جواب: شملہ کانفرنس میں مسلم لیگ کی نمائندگی قائد اعظم ~~مذہبی~~ نے کی۔

شیل سے جواب ہے۔

تراروا دا پاکستان کب اور کہاں فیش اولی؟ نیز اس کی اہمیت واضح کریں۔

میں اجلاس منعقد ہوئے جن میں مسلمانوں گے بے چہا گاہ دیا است گ طالبہ کیا گیا۔ کاگر س کارڈ مل شد ہے تھا۔ اس کی بوش تھی کہ مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن قائم نہ ہونے دیا جائے۔ سکھ جماعت اکالی دل اور ہندو جماعت کا گرس نے پاکستان کے تصور کی بھرپوری خلافت کی، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قرارداد پاکستان کی مخصوصی سے کاگرس بولکھانگی تھی۔ قرارداد پاکستان کی مخصوصی کے بعد حصول پاکستان کی جدوجہد شروع ہوئی، جو سات سال جاری رہی۔ ہندوؤں اور اگر بڑوں نے اس کے راستے میں جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کیں لیکن مسلمانوں کا ارادہ پاکستان کی اقلیت نہیں بلکہ ایک الگ قوم ہیں۔ مسلمانوں کا اندازہ فکر، تدبیب و ثقافت، تمدن، معاشرت اور رسم و رواج الگ ہیں، لہذا انھیں یقین تھا اس لیے دشمنوں کی چالیں بالآخر کام مر جیں۔

۱۱۔ کرپس تھا دنیوں کو سلمیں یک نے کیوں روک کیا؟

جواب: کرپس تھا دنیوں کو سلمیں یک نے اس لیے روکیا کیونکہ سلمیں یک اعتراف تھا کہ اس میں پاکستان کے قیام کا واضح اور سیدھے انعامات میں وعدہ نہیں کیا گیا۔ کرپس مشن کی ہاکی کے بعد بر صیر کے سیاسی حالات مزید خراب ہو گئے۔

۱۲۔ ۱۹۴۵-۱۹۴۶ء کے انتخابات نے قیام پاکستان کو تھنی ہٹایا تھا۔ بحث کریں۔

جواب: ۱۹۴۵-۱۹۴۶ء کے انتخابات: سلمیں یک نے پاکستان کے سوال پر عام انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔ مسلمانوں کی واضح اکثریت نے سلمیں یک کا ساتھ دیا۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں مرکزی اسٹبلی کا انتخاب ہوا۔ اس میں تمام سلمیں نشتوں پر سلمیں یک کے امیدوار کامیاب ہوئے۔ اگلے ماہ صوبائی اسٹبلیوں کے انتخابات ہوئے۔ سلمیں یک نے اس میں بھی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ بخار، بنگال، سندھ میں سلمیں نشتوں پر سلمیں یک کا قبضہ ہو گیا۔ کاگرس نے صرف صوبہ سرحد میں ستہ نشتوں میں حاصل کیں۔ ہندو صوبوں میں بھی سلمیں یک کی کامیابی شاندار تھی۔ اکثر جگہوں پر سلمیں یک کے امیدوار کامیاب ہو گئے اور مختلف امیدواروں کو بری طرح حکمت ہوئی۔

۱۹۴۵-۱۹۴۶ء کے مرکزی اسٹبلی کے انتخابات کے نتائج

پارٹی کا نام	حاصل کردہ نشتوں
آل اعیان سلمیں یک	30
اٹھیں بیٹھیں کاگرس	59

جواب: قرارداد پاکستان: 22 مارچ ۱۹۴۰ء کو پنجاب کے دل لاہور کے اقبال پارک (پرانا نام منشو پارک) میں سلمیں یک کا رالانہ اجلاس ہوا، جس کی صدارت قائد اعظم ہبھیٹنے کی۔ اس میں مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر قائد اعظم ہبھیٹنے نے فرمایا کہ بر صیر میں اسلام اور ہندو مت دو الگ مذہب ہیں اور مسلمان یا ان کی اقلیت نہیں بلکہ ایک الگ قوم ہیں۔ مسلمانوں کا اندازہ فکر، تدبیب و ثقافت، تمدن، معاشرت اور رسم و رواج الگ ہیں، لہذا انھیں اپنا علاقہ، اپنا وطن اور اپنی ریاست الگ چاہیے تاکہ وہ ایک آزاد اور خود مختار رہے۔

نیار قوم کی حیثیت سے اپنا شخص قائم رکھ سکتے۔ قائد اعظم ہبھیٹنے کہا کہ اگر برطانوی حکومت بر صیر کے لوگوں کے لیے واقعی امن اور خوشی پہنچانے ہیں تو اس کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ بر صیر کو دو خود مختار اور آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دے۔ انھوں نے واضح کیا کہ مسلمان کوئی ایسا رستور قبول نہیں کریں گے جس سے ہندو اکثریت کی حکومت قائم ہو جائے۔ قائد اعظم ہبھیٹنے کی تقریر کی روشنی میں ایک قرارداد مرتب کی گئی ہے۔ 23 مارچ ۱۹۴۰ء کے اجلاس میں شیر بھگل نفل الحق نے پیش کیا۔ چودھری خلیف الزماں، مولانا ظفر علی خاں اور چند دیگر ارکان نے اس کی پروپوزیشن کی۔ قرارداد میں زور دے کر کہا گیا ہے کہ:

”سلمیں یک کی سوچی سمجھی رائے کے مطابق اس ملک میں وہی دستور قابل عمل اور مسلمانوں کے لیے قابل قبول ہو گا جس میں بر صیر کا مسلم اور ہندو علاقوں میں تقسیم کرنے کا واضح ذکر موجود ہو۔ اس کی تقسیم اس اندازے کی جائے کہ بر صیر کے شمال مغربی اور مشرقی مسلم اکثریت کے علاقوں کو ملا کر مسلمانوں کی آزاد اور خود مختار ریاستیں قائم ہو جائیں۔ مسلم اور ہندو خود مختار ریاستوں میں اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی، معاشی، سیاسی اور انتظامی حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لیے مؤسٹ تحفظات کا انتظام کیا جائے۔“ اس قرارداد میں ریاستوں کا لفظ استعمال کیا گیا تھا، مگر 1946ء میں اس میں ترمیم کر کے ریاست یعنی پاکستان کے حصول کا مطالبہ کیا گیا۔ یہی قرارداد لاہور بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس قرارداد کے مظہور ہونے کے بعد مسلمانوں کی سیاسی تحریک ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔ سلمیں یک کے زیر انتظام ملک بھر

7۔ حکومت برطانیہ جون 1948ء سے پہلے انقلابِ اقتدار کے بعد تیار ہے۔ اس مقصد کے لیے اسی سال پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش کیا جائے گا اور منظوری کے بعد اپک پادو ریاستوں کو وجہ آئے اب اسی بنیاد پر اقتدار منتقل کر دیا جائے گا۔ تقسیم کے اس منصوبے کو مسلم لیگ کا نگرس دولوں نے قبول کر لیا۔ سلہٹ اور صوبہ سرحد میں رائے مغلیہ کرائی گئی۔ انھوں نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا اور انہی ملک سندھ کی اسمبلی اور بلوچستان کے جرکہ اور کوئندی میں پہلی بھی نہیں پاکستان میں شمولیت کے حق میں فیصلہ دیا۔

7۔ ہانی پاکستان کی حیثیت سے قائدِ عظمیٰ کے کفار کیجان کر لیا جواب: ہانی پاکستان کی حیثیت سے قائدِ عظمیٰ کا کیا اور قائدِ عظمیٰ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ 1892ء میں آپ قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لیے برطانیہ تشریف لے گئے۔ 1896ء میں واپسی پر آپ نے بھیتی میں وکالت کا آغاز کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں ایک مشہور وکیل بن گئے۔ آپ نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز 1906ء میں انگریز نیشنل کا نگرس میں شمولیت سے کیا۔ اس وقت آپ کا نگرس کے مددگار ادا بھائی نورودی کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ 1909ء میں آپ بھی اسے مرکزی قانون ساز کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ دس برس تک آپ اس عہدے پر فائز رہے۔ 1913ء میں آپ مسلم لیگ کے رکن بھی بن گئے اور 1916ء کے اجلاس کی صدارت تھی۔ آپ نے ہندو مسلم تعداد اور آئینی مقامات میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ چار سال بعد آپ پھر مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ اسی سال تحریک عدم تعاون پر اختلاف کی وجہ سے آپ نے کا نگرس سے علیحدگی اختیار کی۔ 1923ء اور 1931ء کے دوران آپ تین مرتبہ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ 1929ء میں آپ نے نہرو پورٹ کے جواب میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔ آپ نے پہلی گول میر کانفرنس میں بھی شرکت کی۔ اسی دوران آپ نے اپنی ذاتی حکمت عملی کے طور پر برطانیہ میں قیام کا فیصلہ کیا تاکہ بر صیرخاں کر مسلمانوں کو اصلی رہنمایی پہچان اور آسام کے ضلع سلہٹ کے عوام استھواب رائے سے فیصلہ کریں گے کہ وہ کس ریاست سے الحاق چاہتے ہیں۔ 5۔ بلوچستان کی پاکستان میں شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ شاہی جرکہ یا میڈل کیٹی کرے گی۔

6۔ چھوٹی بڑی ریاستیں جیسی دیکی ریاستیں کہتے ہیں پاکستان یا بھارت میں شمولیت کے لیے خود مختار ہوں گی۔ آپ نے مسلم لیگ کی

اکالی ول	02
بھروسہ	08
آزاد	03
کل شش	102

انتخابات کے نتائج نے یہ بات ثابت کر دی کہ مسلمان مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور یہ کہ وہ پاکستان کا قیام چاہتے ہیں نیز مسلم لیگ کو ہی مسلمانوں کی نمائندگی کا حق حاصل ہے۔

اس کے باوجود کا نگرس نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کا ترجمان تسلیم نہ کیا اور خود مسلمانوں کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتی رہی۔ انتخابات کے بعد بھگل میں مسلم لیگ نے حکومت بنائی۔ سندھ میں مسلم لیگ کی حکومت بنی۔ سرحد میں کا نگرس نے مخلوط حکومت بنائی۔ 1946ء کے انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ”پاکستان“ ایک عواید اور جمہوری مطالبہ تھا۔ پاکستان مختلف جماعتوں نے پنجاب میں اکثریتی جماعت ہونے کے باوجود مسلم لیگ کو حکومت نہ بنانے والی، مگر وہ تحریک پاکستان کی انقلابی تحریک کو نہ روک سکے۔

7۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے اہم نکات لکھیں۔

جواب: 3 جون 1947ء کے منصوبے کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

منصوبے کے اہم نکات: 1۔ موجودہ دستور ساز اسمبلی اپنا کام جاری رکھے گی لیکن اس دستور کا نفاذ ملک کے صرف ان حصوں پر ہو گا جس کے عوام اسے قبول کرنے پر رضامند ہوں گے۔

2۔ پنجاب اور بھگل کی صوبائی اسمبلیوں میں مسلم اور غیر مسلم اکثریت رکھنے والے اضلاع کے نمائندے ووٹ کے ذریعے یہ فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں۔ اگر وہ تقسیم کے حق میں رائے دیں تو حد بندی کے لیے ایک کیشن مقرر کیا جائے گا۔ 3۔ صوبہ سندھ کی قانون ساز اسمبلی کثرت رائے سے یہ فیصلہ کرے گی کہ وہ صوبہ سندھ کو بھیت جموی بھارت میں شامل کرنا چاہتی ہے یا پاکستان میں۔ 4۔ شامل مغربی سرحدی صوبہ اور صوبہ چھوٹی بڑی ریاستیں جیسی دیکی ریاستیں کہتے ہیں پاکستان کی

آسام کے ضلع سلہٹ کے عوام استھواب رائے سے فیصلہ کریں گے کہ وہ کس ریاست سے الحاق چاہتے ہیں۔ 5۔ بلوچستان کی پاکستان میں شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ شاہی جرکہ یا میڈل کیٹی کرے گی۔

6۔ چھوٹی بڑی ریاستیں جیسی دیکی ریاستیں کہتے ہیں پاکستان یا بھارت میں شمولیت کے لیے خود مختار ہوں گی۔

سرگرمیاں

- ☆ طلبہ سکول کے زیر انتظام یوم پاکستان کی تقریب میں حصہ لیں۔
جواب: عملی کام
- ☆ تمہری حیریک پاکستان میں انتیتوں کے کروارے طلبہ کو آگاہ کریں۔
جواب: عملی کام

معروضی و انتسابی سوالات
(بمطابق انتسابی طریقہ کار پنجاب ایگزامینشن کیشن)

کیشرا انتسابی سوالات

1. 1945ء کے انتخابات میں کامیابی میں بھی ایسی مدت کے لیے کتنی قراردادیں مانگیں؟
(a) ترہ (b) پدرہ (c) تک (d) چالس
2. داکسرائے لے کا بینہ مشن کے تحت دعوت نامے جاری کئے۔
(a) 20 نومبر 1940ء کو (b) 20 نومبر 1946ء کو
(c) 20 دسمبر 1946ء کو (d) 20 اکتوبر 1946ء کو
3. برطانوی پارلیمنٹ نے ٹاؤن آزادی ۱۹۴۷ء میں منظور کی۔
(a) 18 جولائی 1940ء کو (b) 20 جولائی 1947ء کو
(c) 18 جولائی 1947ء کو (d) 20 اکتوبر 1946ء کو
4. قائد اعظم ٹاؤن کی مہلی تعلیم کے لیے کس ملک کو تعریف لے گئے؟
(a) فرنس (b) جرمنی (c) امریکہ (d) برطانیہ
5. قائد اعظم سلمان لیگ کے رکن ہے۔
(a) 1913ء میں (b) 1916ء میں (c) 1947ء میں (d) 1909ء میں

انتسابی سوالات

- سوال نمبر 1(a): کہیں تھا دین کیوں پیش کی گئی؟ اس کا خلاصہ بنائیں۔
جواب: کہیں تھا دین: دوسری عالمی جنگ کے دوران جب انگریزوں کی حالت کمزوری اور بر صیر پر جاپان کا بقدر ہوتا نظر آ رہا تھا تو برطانوی حکومت نے بریمریز کے سیاسی برجیان کو حل کرنے کے لیے سر شیفورڈ کرپس کی تیادت میں ایک مشن بھیجا۔ کرپس کو حکومت کی طرف سے تھا دین کا ایک مسودہ دے کر بھیجا گیا تھا۔ بر صیر میں آتے ہی اس نے سلمان لیگ، کامیابی، اکالی دل اور دوسری پارٹیوں کے رہنماؤں سے ملاقاتوں کا سلسہ شروع کر دیا۔ ایک ہفتہ تک یہ سلسہ جاری رہا۔ کرپس تھا دین کا خلاصہ یہ تھا: 1۔ دوران جنگ کے بعد ملک میں ایک دستور ساز اسلامی ہائی جائے گی جو ملک کے لیے دستور تیار کرے گی۔ 2۔ آئین وفاقی طرز کا ہو گا جس میں تمام صوبے اور

دیوارہ موڑ کرنے کے لیے تمام سلمان رہنماؤں سے رابطہ قائم کیا اور ایک اس کی حیات کرنے اور 1937ء کے صوبائی انتخابات میں حصہ لندے کے لیے اس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ آپ کی کوششوں سے مسلمان لیگ نے ہبھی دفعہ صوبائی انتخابات میں حصہ لیا۔ آپ نے 1937ء میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور پنجاب یونینیٹ پارٹی کے سربراہ سکندر حیات نے ساتھ معابدہ کر کے اسے سلمان لیگ کا ممبر بنالیا۔ چنانچہ 1937ء میں کھنڈ میں سلمان لیگ کے سالانہ اجلاس میں پنجاب، بھاگل اور آسام کے وزراء اعلیٰ نے شرکت کی۔ مسلمانوں کے حقوق کی جرأت مندانہ زوجانی کے پیش نظر آپ حقیقی معنوں میں قوم کے رہبر اور قائد اعظم میں کی حیثیت اختیار کر گئے۔ آپ نے کامگیری وزارتیوں کو سلمان دشمن کا دردائیوں کو بے نقاب کرنے میں بھی اہم کروار ادا کیا۔ چنانچہ سلمان لیگ نے آپ کی سربراہی میں ان کی مددت کے لیے کتنی قراردادیں منظور کیں۔ اس سے مسلمانوں میں تو می شعور و اتحاد پیدا کرنے میں بڑی مدد ملی۔ 1938ء میں سندھ مسلمان لیگ نے آپ کی موجودگی میں مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے لیے قرارداد منظور کی۔ مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلمان لیگ کے اجلاس میں آپ نے اپنی تقریر کے دوران مسلم قومیت کی پر زوروں کا لت کی۔ آپ کے مطابق اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر کوئی آئینی منصوبہ کامیاب نہیں ہوا۔ تھا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے تمام کوششیں اس مطالیے کو تسلیم کروانے کے لیے وقف کر دیں۔ بر صیر کے مسلمان سیاسی و اقتصادی طور پر پسمندہ اور متعدد جماعتیں میں بہنے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ برطانوی حکومت اور ہندو لیڈر مطالبه پاکستان کو کسی صورت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ قائد اعظم میں مختار نے اپنے مشن کی کامیابی کے لیے انتکھ محنت کی۔ سلمان فیڈریشن، خواتین اور تمام مسلمان گروہوں کو آزادی کی طرف ملی کیا۔ آپ نے بر صیر کے تمام علاقوں کے دورے کے اور لاتعداد جلسوں سے خطاب کیا جس کے نتیجے میں مطالبه پاکستان پوری قوم کی مشفار آواز کی شکل اختیار کر گیا۔ آپ نے ہندو لیڈروں سے خط و کتابت، کرپس سے ناکرات اور شملہ کانفرنس کے دوران مسلمانوں کے موقف کی جرأت مندانہ ترجیحی کی۔ آپ کی کوششوں کے نتیجے میں سلمان لیگ نے 1945ء کے انتخابات میں بے مثال کامیابی حاصل کی۔ اس دوران میں قوم نے بے انتہا جذبہ و اتحاد کا مظاہرہ کیا اور اسے محبوب قائد کی سرکردگی میں ایک سیسے پلائی ہوئی دیوار کی حیثیت اختیار کر گئی۔ خریک پاکستان میں تمام طبقوں کے لوگوں نے اپنا بھرپور کروار ادا کیا۔ آخر کار مسلمان قائد اعظم میں کی تیادت میں اپنا طلن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

(b) لندن کا نامہ پر لوگوں کے نام کریں۔

جواب: لندن کا لارس 1946ء: جب 9 دسمبر 1946ء کو بھی ہے جس کا اعلان طلب کیا تھا مسلم لیگ کو کامیاب امیدواروں نے اس میں پوری تکمیل سے انطاہ کر دیا۔ مسلم لیگ کا طالب تھا کہ کامگروں پہلے صوبوں کی کمیں بخوبی و فعیل مکمل وضعیت کرے اور اسے حلیم کرے۔ 20 دسمبر 1946ء کو لارس نے کامیڈیشن کے تحت دعوت ہائے جاری کر دیے اور آئین ساز اسلامی اتحاد طلب کر لیا۔ قائد اعظم نہیں نہ اس پر سخت احتجاج کرتے ہوئے اس قدم کو کمی قللی قرار دیا اور کہا کہ دائرائے کامگروں کو خوش کرنے چاہتا ہے۔ اس دعوانا میں کامگروں نے مسلم لیگ کے امیدواروں سے مستفی ہونے کا مطالبہ کر دیا جس سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ دسمبر 1946ء کو حکومت برطانیہ نے کامگروں اور مسلم لیگ کو اپنے دو دو نمائندے لندن سمجھنے کی دعوت دی۔ لندن میں دفعہ پانچ کے نمائندوں کی بات چیت ہوئی تھیں تاکام ہوئی۔

جواب: 3 جون 1947ء کا منصوبہ: برطانوی وزیر اعظم اسٹلی نے یونیورسٹیز کرنے کا وعدہ کر رکھا تھا چنانچہ 20 فروری 1947ء کو پناہ و مدد پورا کرنے کے لئے اس نے اعلان کیا کہ جون 1948ء تک حکومت برطانیہ ہندوستان کو آزاد کرے گی۔ اس دن سے اختیارات زمدار لوگوں کو سونپ دیے جائیں گے۔ یہ اختیارات مرکزی حکومت یا بعض علاقوں میں موجود صوبائی حکومتوں کے پر کردیے جائیں گے یا اس کے لیے کوئی اور مزروعوں طریقہ استعمال کیا جائے گا جو حل مکے بہترین منادر میں ہو۔ اس موقع پر یہ بھی اعلان کیا گیا کہ مارچ 1947ء میں انہوں نے بول کی جگہ لارڈ مونٹ بیشن و اسرائیل کے عہدے کا چارچ سنبھالیں گے۔

ماونٹ بیشن وہی طور پر سفرگرد تعمیم کے لیے تیار ہو کر آیا تھا۔ اس نے بیان آئی اس نے سیاسی رہنماؤں سے بات چیت شروع کر دی تاکہ مسلم ایج اور کامگیری کو تعمیم کے کسی مشترک فارمولے پر ملت کر سکے۔ دونوں جماعتوں سے مذاکرات کے نتیجے میں ماونٹ بیشن نے تعمیم کا ایک منصوبہ تیار کیا اور اسے لے کر حکومت برطانیہ کی خلودوری کے لیے اندر روانہ ہو گیا۔ حکومت کی منظوری کے بعد 3 جون 1947ء کا منصوبے کا اعلان کروایا گا۔

سوال نمبر 3(a): قرارداد لاہور میں اقلیتی رہنماؤں کی شرکت کی وضاحت کریں۔
 جواب: قیام پاکستان میں اقلیتوں کا کردار: قیام پاکستان میں اقلیتوں نے
 قائد اعظم محمد علی جناح سنبھالا اور آل انڈیا مسلم لیگ کے شانہ بٹھاتے کردار ادا کیا۔ انہوں
 نے قرارداد لاہور، باڈھری کیشن اور پنجاب کی تعمیم پر اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ اس
 کے علاوہ جب تحریک پاکستان اپنے عروج پر تکی تو اُس میں بھی بھرپور طور پر فعال
 کردار ادا کیا۔

ز اردو لاہور میں اقتصادی رہنماؤں کی شرکت: 23 مارچ 1940ء کے مطابق سالانہ اجلاس منٹو پارک (موجو دہ اقبال پارک) میں منعقد ہوا۔ جس میں رہنما

روپا شیش شامل ہوں گی۔ ۳۔ دستور میں یہ کجاں رہی ہائے گی کہ وفاق میں شامل ہر سوپا اگرچا ہے تو اس سال کے بعد یعنی سے اگلے ووکھا ہے۔ اس طرح اگلے ہونے والے سوپے اور پاٹیں اگرچا ہیں تو اپنا اگلے وفاق بھی ہاتکے ہیں۔

(b) راج کو پال اپھار پوچار مولائیں کیا کیا؟ اس درجے کے اہم لالات کیا تھے؟

فَارسُوا كے اہم ثابتات: ۱۔ مسلم بیک آزادی ہند کا مطالبہ کرے گی۔

-2. مجبوری حکومت قائم کرنے میں لاگنگر سے تعاون کرے گی۔

3- جنگ کے خاتمے کے بعد مسلم اکثریٰ اضلاع میں استعواد رائے کے
معارضہ کرنا اور کامیاب ناکارکاری کے طور پر مفہوم کیا۔

ذریعہ محروم یا جائے ران کا پالکانے بارے میں یہ مدد یاد ہے۔

(c) وزارتِ مشن کب میں کیا گیا اس مشن کی تعداد تحریر کریں۔

جواب: وزارتی مشن 1946: برطانیہ کی نئی لیبر حکومت، کاگرنس کی بڑی طرفداری کرنی تھی۔ اس نے 1946ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین بھجوٹ کرانے کے لیے تین وزیروں کا ایک وفد بھیجا۔ گفت و شنید کے بعد یہ وفد اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلم لیگ کی رضا مندی کے بغیر کام نہ ہے گا۔ اس مشن کو وزارتی مشن کہتے ہیں۔

تحمدوں: وزارتی مشن نے اپنی تجدیہ میں صوبوں کے تین گروپ بنائے۔

گروپ اے: تمام ہندو اکثریتی صوبے لئنی مدراس، بھارتی، سی پی، پولپی اور اڑاکر
گروپ تی: پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان شامل

گروپ بی، ہباب، سردا، مدد و درود پس، ۲۰
 گروپ کی: بنگال اور آسام
 مرکزی حکومت کے پاس تھیں مجھے تھے۔ ہاتھ تمام اختیارات صوبوں کو حاصل تھے۔
 اس نظام میں گروپ بندی کی زیادہ اہم بات یہ تھی کہ اگر کوئی گروپ چاہے تو اس
 پر بعد ازاں آزاد حکومت قائم کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ جو بڑی بھی کیا گیا تھا کہ مسلم
 لیگ اور کامگروپ دلوں نے حکومت میں شامل ہو جائیں۔ منسوبے کے دلوں حصوں کو
 قبول کرنا لازمی تھا۔ منسوبے میں واضح کیا گیا تھا کہ جو سیاسی جماعت اس منسوبے کو
 من و عن قبول کرے گی اسے حکومت بنانے کا اختیار دیا جائے گا۔ مسلم لیگ نے
 پورے منسوبے کی منظوری دے دی۔ مگر کامگروپ نے منسوبے کا صرف پہلا حصہ قبول
 کر لیا، اور بے حصہ کو ماننے سے الگ کر دیا۔

۲) (ا) نمبر 2(a): لیات ملی خان کا کردار بحیثیت وزیر خزانہ بیان کریں۔

جواب: لیات مل خان، بحیثیت وزیر خزانہ: لیات علی خاں کے پر خزانہ کا عکر ہوا۔ ہندوؤں نے یہ حکم مسلم ریگ کو صرف اس لیے دیا تھا کہ وہ اس کو چلانہ سکے گی

پاکستان میں شامل کیے جانے کے اراء میں فراہد اسی محدود کردہ اکٹھاری کیش کے سامنے پیش کیں۔ اڈھری کیش کے سامنے آئی تھیں تھیں ملادی جو ایک کرچین بورڈ، ہبجاپ شیڈ والہ کامیاب فیڈریشن جاندھر، آل اڈیا کرچین ایسوی ایشن، ہبجاپ اور ۱۴ جون نگمہ نہیں ذل امرتسر کی طرف سے پانچ پانچ کامیابوں پر مشتمل یادداشت پیش کی گئی جس میں پاکستان کی حمایت کی گئی تھی۔

یا لکوٹ کے رامداسیہ سکھ رہنمایوں نے باڈھری کیش کے سامنے یادداشت پیش کی کہ ہماری قسم کافیصلہ ہبجاپ کے مسلمانوں کے ساتھ کیا جائے اور ہبجاپ کی سرحد طے کرتے وقت شیڈ والہ کامیاب (دیگر ذاتیں) کو مسلمانوں کے ساتھ شامل کیا جائے۔ اس یادداشت کو جو گندرا تھم منڈل کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔ جو گندرا تھم منڈل، قائد اعظم ہندوستان کے ساتھی اور پاکستان کے پہلے وزیر تالون تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان میں نیاں حصہ لیا۔ آپ اور آپ کے ساتھ دیگر اچھوت ہندو رہنماؤں نے باڈھری کیش کے روپ و کہا کہ ہمیں ہبجاپ کے مسلمانوں کے ساتھ شامل کیا جائے تحریک پاکستان میں پاری اقیت نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ جشید نصر و انگی مدد قیام پاکستان کے بعد کراچی شہر کے بیڑ بنے۔ 1947ء میں آپ نے مہاجرین کی آبادگاری کے لیے نیاں خدمات سر انجام دیں۔

(c) ہبجاپ کو پاکستان میں شامل کرنے کے لیے سمجھی نامحدودوں کے دعوں کا کیا اثر پڑا؟

جواب: ہبجاپ کو پاکستان میں شامل کرنے کے لیے سمجھی نامحدودوں کے دو ثقہ: قائد اعظم ہندوستان نے تحریک پاکستان میں اقیتوں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے لاہور میں سمجھی رہنمای چوبھری چند ولعل ایڈوکٹ سے ملاقات کی۔ انہوں نے قائد اعظم ہندوستان کے ساتھی کریمیوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اس طبقے میں سمجھی رہنمایوں اعلیٰ دین نے پورے ہبجاپ کو پاکستان کا حصہ بنانے کی ہم چائی۔ انہوں نے 1947ء میں روز نامہ ٹریبون میں بیان جاری کیا۔ ”ہبجاپ کی قیمت کا تحریک“ انسانی تاریخ کے منافی ہو گا بہتر ہے کہ پورے ہبجاپ کو پاکستان میں شامل کیا جائے۔

ہبجاپ کی قانون ساز اسٹبلی کے منتخب سمجھی ارکان کا ایک نمائندہ اجلاس دیوان بھاروں ایس پی سکھا کی صدارت میں 21 جون 1947ء کو لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں سمجھی نامحدودوں نے مختفہ فیصلہ کیا کہ وہ پاکستان کے حق میں دو ثقہ دیں گے۔ اس طرح ہبجاپ کی قانون ساز اسٹبلی کے تمام سمجھی ارکین نے پاکستان کے حق میں دو ثقہ دیا۔ تزیید یہ کہ اس وقت کہ ہبجاپ کی قانون ساز اسٹبلی کے سمجھی بھاروں کا مستقبل ایس پی سکھا نے اپنا دو ثقہ پاکستان کے حق میں ذال کر سمجھی بھاروی کا مستقبل قائد اعظم ہندوستان کی قیادت میں دے دیا۔

ریل ایشن رہنماؤں نے خصوصی طور پر اجلاس میں شرکت کی:
• ان بھاروی تھیوں کا شکما ۲۷ نامور کول پوپولر چند ولعل
• آرے گورنر
• سی ای کمن

• کرچین (ریٹائرڈ) سیسل چوبھری کے والد ایف ای چوبھری
(زیر اف) • راجحواری امرت • اصل الہی
• افریق پر شار

• جانستھانی • ایس ایس البرٹ
”زار اور لاہور“ اقیتوں کے لمبی، شفافی، سیاسی، انتظامی اور دوسرے حقوق و مذادات کا ان کے شورے سے تحفظ کرنے کا اعادہ کیا گیا۔

1942ء میں آل انڈیا اسلامیگ (ہبجاپ) نے دھوپی گھاث لاہل پور (موجوہ فیصلہ آپر) کے مقام پر ایک بڑے کونٹن کا انعقاد کیا۔ اس کونٹن میں قائد اعظم ہندوستان اور ہزار طرح جام موجود تھے۔ انڈرین کرچین ایسوی ایشن کی طرف سے پاس نامہ ٹھن کیا گیا جس کے جواب میں قائد اعظم ہندوستان نے سمجھی اور شیڈول کاست ہندو مذود بین کو یقین دلایا کہ پاکستان میں ”اقیتوں سے نصف سادیاں بلکہ فیاضانہ سلوں روکا جائے گا۔“

19 نومبر 1942ء کو ایل ایل پور (لیسل آباد) کی طرف سے لکھنگارڈن لاہل پور میں قائد اعظم ہندوستان کو تاریخی استقبالی دیا۔ ممتاز سکھ رہنمای سردار ولیم علیخان نے بلاطیاز رنگ، نسل و نمہب اقلیتی تھیکیوں کی طرف سے نمائندہ تقریر کی۔

”قائد اعظم ہندوستان نے اپنی جوابی تقریر میں فرمایا کہ“ پاکستان، ہندوستانی الجھنوں کا بہریں مل ہے۔“ ہندو، سکھ اور سمجھی رہنماؤں نے اس استقبالی میں بھرپور شرکت کی۔ اگلے دو روز 20 نومبر 1942ء کو انڈرین کرچین ایسوی ایشن کے صدر دیوان بھاروں کی سکھا کی درخواست پر قائد اعظم ہندوستان نے لورنگ ریشورن (موجوہ

اپنے اہم اور پلے آئی اے آفس) میں اقلیتی بھاروی کے استقبالی میں شرکت کی۔ اس استقبالی میں سمجھی، شیڈول کاست، ہندو، سکھ، اینگلو انڈرین کرچین اور متناہی بھاروں رہنمایی سمجھی موجود تھے۔ اس موقع پر دیوان بھاروں ایس پی سکھا نے حصول

پاکستان کے لیے سمجھیوں کی جانب سے کمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور ”انڈرین کرچین ایسوی ایشن“ کا ”آل انڈیا اسلامیگ“ کے ساتھ الحاق کا اعلان بھی کیا۔

(d) ہاڈھری کیش میں سمجھی دو گمراہیتی قائدین اور تھیکیوں کا پاکستان کے حق میں موقوفہ بیان کریں۔

جواب: ہاڈھری کیش میں سمجھی دو گمراہیتی قائدین اور تھیکیوں کا پاکستان کے حق میں موقوفہ: قیام پاکستان میں اقیتوں نے گراں تدریخی خدمات سر انجام دیں۔

ہاڈھری کیش کے روپ دیوان بھاروں ایس پی سکھا، چوبھری چند ولعل، سی ای کمن، اصل الہی اور دو گمراہیتے سمجھی رہنماؤں نے ہبجاپ کے سمجھیوں کو پاکستان کی آبادی کی مذہل کرنے کے لیے اپنا موقوفہ ریکارڈ کروایا۔ چوبھری چند ولعل ایڈوکٹ نے گورا پسور اور پٹھان کوٹ کے علاقوں کا خود دورہ کیا اور دہاں کے سمجھیوں کو